من ھم خلفاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاثنا عشر

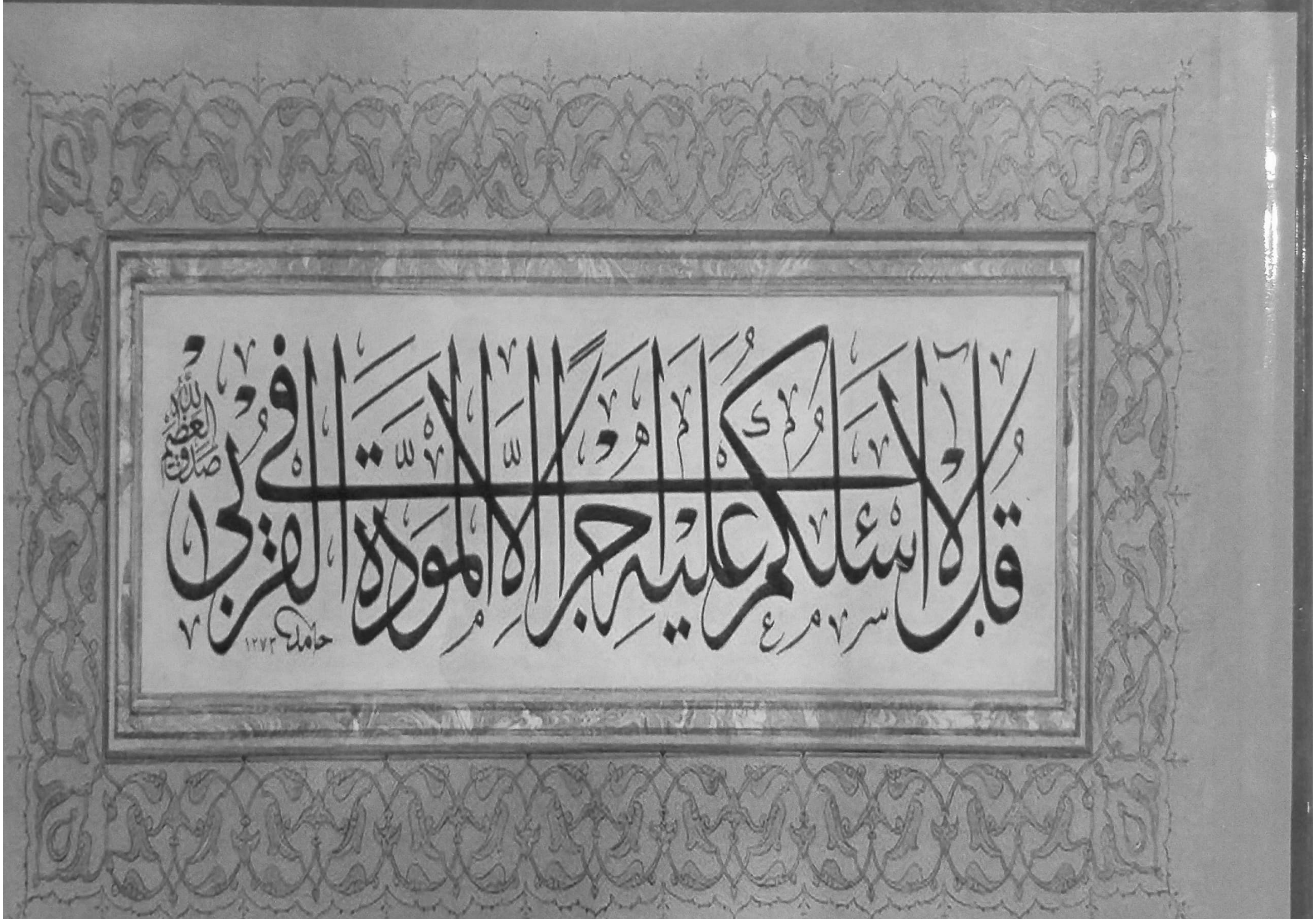

مرتب

خسرو قاسم

جملہ حقوق محفوظ مرتب

نام کتاب	:	من ھم خلفاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاثنا عشر
مرتب	:	خسرو قاسم
صفحات	:	۱۵۲
سن اشاعت	:	۲۰۲۳ء
پرنٹنگ	:	مشکوۃ پرنٹرس، علی گڑھ، 9897674550

ملنے کا پتہ

Khusro Qasim
Ali Academy
3, Raipura Lodge,
Dodhpur, Aligarh - 202002 (INDIA)
Mob. 08755878084

تصورِ "ائمہ دوازدہ" کی تاریخ

بارہ امام کا تصوّر اتنا ہی قدیم ہے جتنی قدیم اسلام کی تاریخ ہے بلکہ اگر کہا جائے کہ:

"بارہ امام کا تصور اسلام کے روشنی کے چاردانگِ عالم پھیلنے سے بھی زیادہ پرانا ہے"۔ تو اس میں بھی کسی طرح کا مبالغہ نہ ہوگا۔

تورات اور بارہ ائمہ

حافظ ابنِ کثیر متوفی 774ھ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں :

وفي التوراة البشارة بإسماعيل، عليه السلام ،وأن الله يقيم من صلبه اثنى عشر عظيما، وهم هؤلاء الخلفاء الاثنا عشر المذكورون في حديث ابن مسعود، وجابر بن سمرة.

تورات میں سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کی بشارت ہے اور یہ (بھی) کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی پشت سے بارہ بڑی شخصیات کھڑی کرے گا اور وہ وہی بارہ خلفاء ہیں جو عبداللہ بن مسعود اور جابر بن سمرہ کی حدیث میں ذکر ہوئے ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر 66/3)

البدایہ والنہایہ میں ابنِ کثیر کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں :

وفي التوراة التي بأيدي أهل الكتاب مامعناه: إن الله تعالىٰ بشر إبراهيم بإسماعيل، وأنه ينميه ويكثره

ويجعل من ذريته اثنى عشر عظيما۔

اور تورات جو اہلِ کتاب کے سامنے ہے، اس میں ہے: بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی خوشخبری دی اور یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہیں بڑھائے گا اور ان کو کثرت سے نوازے گا۔ اور ان کی اولاد سے بارہ عظیم شخصیات بنائے گا۔

پھر ابنِ تیمیہ سے نقل کرتے ہوئے کہا:

قال شيخنا العلامة أبو العباس ابن تيمية: وهؤلاء هم المبشربهم فى حديث جابربن سمرة۔

ہمارے شیخ علامہ ابوالعباس ابن تیمیہ نے کہا: اور یہ وہی شخصیات ہیں جن کی حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث میں بشارت دی گئی۔

(البدایہ والنہایہ 289/9)

منہاج السنۃ النبویۃ میں ابنِ تیمیہ کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

وهؤلاء الاثنا عشر خليفة هم المذكورون فى التوراة: حيث قال فى بشارته بإسماعيل: "وسيلد اثنى عشر عظيما"

یہ بارہ خلفاء وہی ہیں جو تورات میں مذکور ہیں۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل کی بشارت میں فرمایا: اور عنقریب بارہ عظیم ہستیوں کا والد بنے گا۔

(منہاج السنۃ النبویۃ 241/8)

موجودہ بائبل کے سفرِ تکوین، سترہویں باب کی انگریزی نص یوں ہے:

And as for Ishmael, I have heard thee: Behold, I have blessed hin, and will make him fruitful, and will multiply him excceedingly; twelve princes shall he beget, and I will make him a great nation.

(The Book of Genesis 17:20)

بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور کی جانب سے شائع ہونے والے اُردو ترجمہ کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں :

اور اسماعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دُعا سُنی ۔ دیکھ میں اسے برکت دوں گا اور اسے بہرومند کروں گا۔ اور اسے بہت بڑھاؤں گا۔ اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا۔

(سفر پیدائش ب 17 ج 20)

حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بارہ ائمہ

پھر جب اسلام نے آفاقِ عالم کو اپنی لازوال تجلّیوں سے روشنیاں بخشیں تو رسولِ رحمت، جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حقیقت کو بدیں الفاظ بیان فرمایا۔ جیسا کہ حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربارِ اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا :

إن هذا الأمر لاينقضي حتى يمضي فيهم اثنا عشر خليفة

یہ امر (اسلام) اس وقت تک اپے اختتام کو نہیں پہنچے گا جب تک ان مسلمانوں کے بیچ بارہ خلفاء نہ گزر جائیں۔

حضرت جابر کہتے ہیں: پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ فرمایا جو مجھ پہ واضح نہ ہوسکا۔ میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كلهم من قريش

وہ سارے قریش سے ہوں گے۔

(صحیح بخاری 7223، صحیح مسلم 1822-1821)

علامہ معین سندھی کی رائے

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے شاگرد علامہ محمد معین بن محمد امین سندھی متوفی 1161ھ نے بارہ خلفاء والی حدیث سے مراد کی نشاندہی کے سلسلے میں مستقل تصنیف موسوم بہ ''مواہب سید البشر فی حدیث الائمۃ الاثنی عشر'' سپردِ قلم کی۔ مختلف احتمالات پہ گفتگو کرنے اور ان کا مالہ اور ماعلیہ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

ثم أقول وإلى الله أرجع فى نيل المرادوالفوز بالسداد: ويحتمل حمل أصح الروايات فى هذه الحديث علفى الأئمة الاثنا عشرمن أهل النبوة سلام الله سبحانه عليهم أجمعين بلاتكلف وباقى الروايات مع تكلف هوأسهل عندى من حملها على معنى يشمل يزيدويوجب إطاعة اللسان من أعداء أهل السنة والجماعة

پھر میں کہتا ہوں اور مراد کو پالینے اور درستی میں کامیابی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی جانب رجوع کرتا ہوں: اس حدیث کی روایات میں سے سب سے زیادہ صحیح کو اہلِ بیتِ نبوت کے بارہ ائمہ کرام علیہم السلام پر بغیر کسی تکلف کے محمول کیا جاسکتا ہے اور دیگر روایات کو اس قدر تکلف کے ساتھ جو میرے نزدیک اس حدیث کو ایسے معنی پر محمول کرنے سے زیادہ آسان ہے جو معنی یزید (لعین) کو بھی شامل ہوں اور دشمنانِ اہلِ سُنت وجماعت کی ''زبانی اطاعت'' کو واجب کریں۔

(مواہب سید البشر فی حدیث الائمۃ الاثنی عشر ص:47)

دو صفحات کے بعد لکھتے ہیں:

ولاشك فى أنه صلوات الله وسلامه عليه هو الكل وعليه الكل واليه الكل وفيه الكل وإن أهل بيته الكرام لاسيما الاثنى عشر رضوان الله تعالى عليهم أجمعين وارث جدهم صلوات الله عليه وسلامه فى العلوم وخلفائه فى إفاضة الخيرات والسعادات ووصول البركات وسيچمربك من الأحاديث مايدل على هذا المعنى وأهل مذهبنا وغيرهم بل المليون قاطبة إلا من أراد الله به ماأرادمقرون بهذه الخلافة فيهم كيف وهم أصول الأصول وسادة السادة وأئمت الأئمة۔

اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سب کچھ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی سب کچھ ہے اور سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی جانب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی سب کچھ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیتِ کرام اور بالخصوص بارہ ہستیاں علوم میں اپنے جد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث اور خیرات وسعادات کے افاضہ اور برکات کے پہنچنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء ہیں۔ اور ابھی تمہارے سامنے وہ احادیث بیان ہوں گی جو اس معنی پر دلالت کرتی ہیں۔ اور ابھی تمہارے سامنے وہ احادیث بیان ہوں گی جو اس معنی پر دلالت کرتی ہیں اور ہمارے اہلِ مذہب اور دوسرے لوگ بلکہ تمام مِلل، سوائے ان لوگوں کے جن سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ناقابلِ بیان ارادہ فرمالیا ہے، بارہ ائمہ میں خلافت کے اقراری

ہیں اور کیسے نہ ہو جبکہ وہ ہستیاں اصول کے بھی اصول، سیدوں کے سید اور ائمہ کے امام ہیں؟

(مواہب سید البشر فی حدیث الائمۃ الاثنی عشر،ص:50)

مزید لکھتے ہیں:

فلو حمل الخلافة وكذا الولاية فى الطريق الثانى فحسب والإمارة فى رواية البخارى على هذه المناصب المعنوية لانطبقت الأحاديث من غير تلعثم على الأئمة الاثنا عشر من أهل بيت الرسالة على صاحبها الصلاة والتحية ويكون منعة الإسلام وعزته واستقامة أموره راجعة إلى بركاتهم و خيراتهم كما هو المتبادر من حيث العرف على ماعرفت فى صدر الأبحاث وإلى هذه الأمانة العنوية الإشارة يقوله صلى الله عليه وآله وسلم ألاإن عيبتى وكرشى أهل بيتى الحديث أورده الشيخ فى الصواعق

پس اگر خلافت اور یونہی دوسرے طریق میں صرف ''ولایت'' اور بخاری کی روایت میں ''امارت'' ان معنوی مناصب پر محمول ہو تو احادیث طیبہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اہلِ بیتِ رسالت کے بارہ ائمہ پر منطبق ہو جائیں گی۔ اور اسلام کی طاقت، اسلام کا غلبہ، امورِ اسلام کی استقامت کا مرجع ان عظیم ہستیوں کی برکات و خیرات ہوگی۔ جیسا کہ عرف میں یہی معنی ذہن کی جانب سبقت کرنے والے ہیں جیسا کہ تم ان ابحاث کے شروع میں جان چکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمانِ گرامی کے ذریعہ اسی معنوی امانت کی جانب اشارہ ہوگا: ''خبردار میرے راز دار و راز داں میرے اہلبیت

ہیں‘‘۔ اس فرمانِ گرامی کے ذریعہ اسی معنوی امانت کی جانب اشارہ ہوگا: ’’خبردار میرے رازدار و رازداں میرے اہلِ بیت ہیں‘‘۔ اس حدیث کو شیخ ابنِ حجر مکی نے صواعق میں وارد کیا۔

(مواہب سید البشر فی حدیث الائمۃ الاثنی عشر، ص:50)

علامہ محمد معین سندھی کی یہ گفتگو ہمارے بیان کردہ موقف پر گواہی کے لیے کافی ہے کہ:

بارہ خلیفاء والی مبارک حدیث سے بارہ ائمہ اہلِ بیت مراد ہوں تو یہ معنی نہ صرف درست بلکہ دیگر کئی معانی کی نسبت اولی اور تکلفاتِ بعیدہ سے نجات کا ذریعہ ہیں۔

حضرت خواجہ گیسودراز کی رائے

سلسلہ چشتیہ کے عظیم روحانی پیشوا حضرت خواجہ سید محمد حسینی بندہ نواز گیسودراز رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی 805ھ فرماتے ہیں:

خلافت بدو نوع است۔ خلافت کبریٰ و خلافت صغریٰ۔ خلافتِ کبریٰ خلافتِ باطنی است و خلافتِ صغریٰ خلافتِ ظاہر یست۔ خلافت کبریٰ مخصوص بامیر المؤمنسین علی بود باجماعِ امت۔ و خلافتِ صغریٰ میان امت مختلف فیه است سنیاں باجماع گویند ابوبکر راست شیعه وروافض باصناف وبانواع گویند علی راست۔

خلافت کی دو قسمیں ہیں۔ خلافت کبریٰ اور خلافتِ صغریٰ۔ خلافتِ کبریٰ باطنی خلافت ہے اور خلافتِ صغریٰ ظاہری خلافت ہے۔ خلافتِ کبریٰ باجماعِ امت امیر المؤمنین مولا علی کے ساتھ خاص ہے

اور خلافتِ صغریٰ امت کے بیچ مختلف فیہ ہے۔ سنی باجماع کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق کے لیے ہے اور شیعہ وروافض کی تمام اقسام کہتے ہیں کہ مولا علی کے لیے ہے۔

(جوامع الکلم چہارشنبہ 18 شعبان 802ھ ص 98,99)

شاہ ولی اللہ کی رائے

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ لکھتے ہیں:

والخلافة ظاهرة وباطنة فالخلافة الظاهرة إقامت الجهاد والقضاء والحدودوجباية العشور والخراج وقسمتهاعلى مستحقيها وقدحمل أعباء ها العادلون من ملوك الإسلام والخلافة الباطنت تعليم الكتاب والحكمة وتزكيتهم بالنور الباطن بقوارع الوعظ وجواذب الصحبة

یعنی خلافت (کی دو قسمیں ہیں) ظاہرہ اور باطنہ۔ خلافتِ ظاہرہ: جہاد، فیصلے اور حدوں کو قائم کرنا۔ عشر وخراج کو جمع کرنا اور ان کے مستحقین پر اس کو تقسیم کرنا۔ اس کا وزن شاہانِ اسلام میں سے اربابِ عدل نے اٹھایا اور خلافتِ باطنہ: کتاب وحکمت کی تعلیم۔ لوگوں کو نورِ باطنی کے ذریعے تزکیہ۔۔۔ وعظ کی دستک اور صحبت کی کشش کے ذریعہ سے۔

(تفہیمات الٰہیہ 13/1)

علامہ آلوسی کی رائے

علامہ شہاب الدین سید محمود بن عبداللہ آلوسی متوفی 1270ھ نے سورہ مائدہ کی آیہمقدسہ 55 کے تحت طویل گفتگو کی۔ فائدہ کے پیشِ نظر ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ فرمایا:

والآية عند معظم المحدثين نزلت فى على كرم الله تعالىٰ وجهه، والإمامية۔ كماعلمت۔ يستدلون بهاعلى خلافته بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بلافصل، وقدعلمت منادهم۔ والحمد الله سبحانه۔

یہ آیہ مقدسہ اکثر محدثین کے نزدیک حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی شان میں نازل ہوئی۔ اور امامی شیعہ، جیسا کہ تم جان چکے، اس آیہ مقدسہ سے مولا علی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ والا کے بعد خلافت بلافصل پر استدلال کرتے ہیں اور تم ہماری جانب سے ان کا رد جان چکے۔ والحمدالله سبحانه وتعالىٰ

فرمایا:

وكلام كثير من الصوفية قدس الله تعالىٰ أسرارهم يشير إلى القول بخلافته كرم الله تعالىٰ وجهه بعدالرسول عليه الصلاة والسلام بلافصل أيضا إلاأن تلك الخلافة عندهم هى الخلافة الباطنة التى هى خلافة الإرشاد والتربية والإمدادوالتصرف الروحانى لاالخلافة الصورية التى هى عبارة عن إقامة الحدود الظاهرة وتجهيز الجيوش والذب عن بيضة الإسلام ومحاربة أعدائه بالسيف والسنان،

فإن تلك عندهم على الترتيب الذى وقع كما هو مذهب أهل السنة۔

اور کثیر صوفیہ کی گفتگو بھی مولائے کائنات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بلا فصل خلافت کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ لیکن صوفیہ کے ہاں یہ خلافت وہ خلافتِ باطنہ ہے جو خلافِ ارشادو تربیت وامدادو تصرفِ روحانی ہے۔ نہ کہ خلافتِ صوریہ جو ظاہری حدیں جاری کرنے، لشکر روانہ کرنے، اسلام کے دفاع، دشمنانِ اسلام سے تیروتلوار کے ذریعہ جنگ سے عبارت ہے۔ کیونکہ یہ خلافت یہ خلافت صوفیہ کے نزدیک اسی ترتیب کے مطابق ہے جیسی واقع ہوئی جیسا کہ اہلِ سنت کا مذہب ہے۔

مزید فرمایا :

والفرق عندهم بين الخلافتين كالفرق بين القشر واللب، فالخلافة الباطيه لب الخلافة الظاهرة، وبها يذب عن حقيقة الإسلام، وبالظاهرة يذب عن صورته، وهى مرتبة القطب فى كل عصر، وقدتجمع مع الخلافة الظاهرت كما اجتمعت فى على كرم الله تعالىٰ وجهه أيام إمارته، وكما تجتمع فى المهدى أيام ظهوره، وهى والنبوة رضيع اثدى، وإلى ذلك الإرشارة بمايچروونه عنه عليه الصلاة والسلام من قوله: "خلقت أناوعلى من نور واحد" وكانت هذه الخلافة فيه كرم الله تعالىٰ وجهه على الوجه الأتم۔

صوفیہ کے نزدیک دونوں خلافتوں کے بیچ فرق ایسا ہی ہے جیسے چھلکے اور مغز کے بیچ فرق ہے۔ باطنی خلافت ظاہری خلافت کا مغز ہے

اور اسی کے ذریعے اسلام کی حقیقت کا دفاع کیا جاتا ہے۔ اور خلافتِ ظاہرہ کے ذریعے اسلام کی صورت کا دفاع ہوتا ہے۔ اور خلافتِ باطنہ ہر دور میں قطب کا مرتبہ ہے اور بعض اوقات خلافتِ باطنہ خلافتِ ظاہرہ کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے دورِ خلافت میں آپ کی ذات میں جمع ہوئی اور جیسا کہ امام مہدی کے ظہور کے دور میں آپ میں جمع ہوگی۔ خلافتِ باطنہ اور نبوت ایک ہی پستان کے دوشیر خوار ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو فرمانِ گرامی مروی ہے: میں اور علی ایک ہی نور سے بنائے گئے ہیں۔'' اس فرمانِ گرامی سے اسی (خلافتِ باطنیہ کی) طرف اشارہ ہے۔ اور یہ خلافت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم میں بطورِ اتم تھی۔

مزید فرمایا:

ومن هناكانت سلاسل أهل الله عزوجل منتهية إليه إلا ما هو أعز من بيض الأنوق، فإنه ينتهي إلى الصديق رضى الله تعالىٰ عنه كسلسلة ساداتنا النقشبندية نفعنا الله تعالىٰ بعلومهم، ومع هذا تردد عليه كرم الله تعالىٰ وجهه أيضا.

اور یہیں سے اہل اللہ کے سلسلے حضرت علی تک جا پہنچتے ہیں۔ سوائے اس کے جو انتہائی کمیاب ہے۔ بے شک وہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جا پہنچتا ہے جیسے ہمارے نقشبندی بزرگوں کا سلسلہ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے علوم کے ذریعے ہمیں نفع بخشے اور اس کے باوجود یہ سلسلہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر بھی وارد ہوتا ہے۔

فرمایا:

وبتقسيم الخلافة إليس هذين القسمين جمع بعض العارفين بين الأحادية المشعرت أو المصرحة بخلافة الأئمة الثلاثة رضى الله تعالىٰ عنهم بعدرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علف الترتيب المعلوم، وبين الأحاديث المشعرة أوالمصرحة بخلافة الأمير كرم الله تعالىٰ وجهه بعددعليه الصلاة والسلام بلافصل، فحمل الأحاديث الواردة فى خلافة الخلفاء الثلاثة على الخلافة الظاهرة، والأحاديث الواردة فى خلافة الأمير كرم الله تعالىٰ وجهه على الخلافة الباطنة ولم يعطل شيئا من الأخبار، وقال بحقيقة خلافة الأربعة رضى الله تعالىٰ عنهم أجمعينآ

اور خلافت کی ان دوقسموں کی جانب تقسیم کے ذریعے بعض عارفین نے ان احادیث کے بیچ جمع وتطبیق کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے بعد ترتیبِ معلوم کے مطابق ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت کی مشعر یا اس کی تصریح کررہی ہیں۔ پس خلفائے ثلاثہ کی خلافت بابت وارد احادیث کو خلافتِ باطنہ پر محمول کیا اور احادیث میں سے کسی کو بھی معطل نہیں کیا اور خلفائے اربعہ کی خلافت کے حق ہونے کا قول کیا۔

مزید فرمایا:

وأنت تعلم أن هذا مشعر بأفضلية الأميركرم الله تعالىٰ وجهه على الخلفاء الثلاثة، وبعضهم يصرح

بذلك، ويقول: بجواز خلافة المفضول خلافة صورية مع وجود الفاضل لكن قد قدمنا عن الشيخ الأكبر قدس الله تعالىٰ سره أنه قال: ليس بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه رجل، وليس مقصوده سوى بيان المرتبة فى الفضل فافهم۔

اورتم جانتے ہو کہ یہ گفتگو حضرت امیر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خلفائے ثلاثہ پر افضلیت کی مشعر ہے۔ اور بعض صوفیہ اس کی تصریح کرتے ہیں اور فاضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی خلافتِ صوریہ کے جواز کا قول کرتے ہیں لیکن ہم اس سے پہلے شیخِ اکبر قدس سرہ سے ذکر کر چکے ہیں کہ آپ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کے بیچ کوئی مرد نہیں۔ اور شیخِ اکبر کا مقصد مرتبہ ٔفضل ہی کا بیان ہے۔ پس اس کو سمجھ۔

(روح المعانی 352/3)

شاہ اسماعیل دہلوی متوفی (1246ھ) بھی اپنے شیخ سید احمد بریلوی متوفی 1246ھ کے ملفوظات کی جمع وترتیب میں درج کیا۔ لکھتے ہیں :

حضرت مرتضی رایکنوعِ تفضیل برحضرات شیخیں ہم ثابت است وآن تفضیل بجهت کثرت اتباع اشان ووساطت مقامات ولایت بل سائر خدمات است مثل قطبیت وغوثیت وابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضی تاانقراضِ دنیا ہمہ بواسطۂ ایشان است۔ در سلطنتِ سلاطین وامارت امراہم

ہمت ایشان رادخل است کہ برسیاحین وعالم ملکوت مخفی نیست۔

حضرت مرتضیٰ کو یک گونہ فضیلت حضرات شیخین پر بھی ثابت ہے اور وہ فضیلت متبعین کی کثرت اور مقامات ولایت بلکہ تمام خدمات، جیسے قطبیت، غوثیت، ابدالیت وغیرہا، میں وساطت کے لحاظ سے ہے۔ یہ سب (مناصبِ عالیہ) حضرت مرتضی کے عہد کریم سے اختتام دنیا تک آپ ہی کے واسطے سے ہیں۔ سلطانوں کی سلطنت، امیروں کی امارت میں آپ کی ہمتِ عالیہ کو دخل ہے جو عالمِ ملکوت کے سیاحین پر پوشیدہ نہیں۔

(صراط مستقیم فارسی ہدایت ثانیہ افادہ (ص 58)

بارہ امامانِ اہلِ بیت سے تکلیف کیوں؟

قارئین کرام !

اس سے یہ بات خوب عیاں ہو چکی کہ :

حدیثِ پاک میں مذکورہ بارہ خلفاء کے معنی بارہ امامانِ اہلِ بیت کرنا درست ہے۔

جب حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ معنی ہو سکتے ہیں۔ بلکہ بہت سے دوسرے احتمالات کی نسبت بہتر ہیں۔ پھر "بارہ ائمہ اہلِ بیت" کے عنوان کو لے کر بعض عمر اور عقل رسیدہ خود ساختہ ملاں و پیر حضرات کو تکلیف کیوں ہے؟

مجرم بولے یا نہ بولے، لیکن اربابِ دانش جانتے ہیں کہ اصل تکلیف ذکرِ اہلِ بیت سے ہے۔ لیکن چونکہ یہ وہ درد ہے کہ دکھائے بنتا نہیں اور چھپائے چھپتا نہیں۔۔۔ بقولِ شاعر :

تم سے اب کیا کہیں وہ چیز ہے داغ غم عشق
کہ چھپائے نہ چھپے اور دکھائے نہ بنے

لہٰذا انتہائی چالاکی کے ساتھ ''اہل بیت'' ہی کے نام سے ''اہل بیت'' ہی کے ذکر پر حملہ کی کوشش کی جارہی ہے۔

لیکن ان شاء اللہ :

(وسیعلم الذین ظلموا أی منقلب ینقلبون)

یحییٰ بن سلامہ اور بارہ امام

یحی بن سلامہ حصکفی متوفی ڈڈڑھ کی ولادت 460 ھ کے بعد دیارِ بکر کے شہر ''طنزہ'' میں ہوئی۔ اگر ان کی شخصیت کے بارے میں جاننا ہو تو سبطِ ابنِ جوازی کا یہ جملہ ملاحظہ کریں۔ لکھتے ہیں:

وکان إمامًا فی کلِّ فن۔
یعنی یحییٰ بن سلامہ ہر فن میں امام تھے۔

(مرآۃ الزمان 490/20)

یہ امام ہر فن جب بارہ اماموں کے دربار میں اپنا نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں تو بدیں الفاظ گویا ہوتے ہیں :

وسائلی عن حب أهل البیت هل
أقـر إعـلانـاً بـه أم أجـحـد

اور مجھ سے اہلِ بیت کی محبت کے بارے میں سوال کرنے والا۔ آیا میں اس محبت کا کُھلے عام اقرار کروں گا یا انکار کردوں گا؟

هیهات ممزوج بلحمی ودمی حبهم
وهــوالهــدی والــرشــد

ہرگز نہیں ہوسکتا (کہ میں انکار کروں) اہلِ بیتِ پاک کی محبت میرے خون

اور گوشت کے ساتھ رچی بسی ہے اور وہی رشد و ہدایت ہے۔

حیدرة والحسنان بعده ثم
علـی وابـنـه محـمـد

حیدرِ کرار اور آپ کے بعد حسنینِ کریمین۔ پھر امام علی زین العابدین پھر ان کے لختِ جگر امام محمد باقر۔

وجعفر الصادق وابن جعفر موسى
ويتـلـوه عـلـى السيـد

اور امام جعفرِ صادق اور امام جعفر کے بیٹے امام موسیٰ کاظم اور ان کے بعد سردار امام علی۔

أعنى الرضاثم ابنه محمدثم
علـى وابـنـه المسـدد

میری مراد (امام علی) رضا۔ پھر ان کے بیٹے محمد تقی۔ پھر علی نقی اور ان کے بیٹے سیدھے ودرست۔

والحسن التالى ويتلوتلوه محمد
بـن الـحـسـن الـمـفـتـقـد

اور امام حسن (عسکری) ان کے بعد آنے والے۔ اور ان کے بعد امام محمد بن حسن جو غائب ہیں۔

فـإنهـم أئمتى وسـادتـى وإن
لـحـانـى مـعـشـر وفـنـدوا

بے شک وہ میرے ائمہ و سردار ہیں۔ چاہے لوگ مجھے ملامت کریں اور مجھے مخبوط الحواس گردانیں۔

هم حجج الله على عباده وهم
إليـه مـنـهـج ومـقـصـد

وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بندوں پہ اس کریم کی حجتیں ہیں۔ اور وہ اس کریم جل وعلا کی جانب راہ ومقصد ہیں۔

قـوم لهم فضل ومجد باذخ يعرفه
الـمـشـرك والـمـوحـد

وہ ایسی قوم ہیں جن کے لیے ایسی بلند فضل وبزرگی ہے جسے کافر ومؤمن ہر ایک پہچانتا ہے۔

قـوم أتى فى {هل أتى} مـديحهم ما
شك فـى ذاك إلا مـلـحـد

ایسی قوم جن کی شان سورہ ''انسان'' میں آئی۔ اس میں شک نہ کرے گا مگر بے دین۔

قـوم لهم فـى كـل أرض مشهد لا
بـل لهـم فـى كـل قـلـب مشهـد

ایسی قوم جن کی ہر زمین میں جائے شہادت ہے۔ نہیں بلکہ ہر دل میں ان کی شہادت گاہ ہے۔

قوم منى والمشعران لهم والمروتان
لهم والمسجد

ایسی قوم کہ منیٰ ان کا، عرفات ومزدلفہ ان کا۔ صفا ومروہ انہیں کے اور مسجدِ حرام انہی کی۔

قـوم لهم مكة والأبطح وال خيف
وجـمـع والـبـقـيـع الـغـرقـد

ایسی قوم کہ مکہ مشرفہ انہی کا، ابطح وخیف وجمع وبقیع الغرقد انہی کا۔

پانچویں صدی میں پیدا ہونے والی شخصیت جنہیں سبطِ ابن الجوزی متوفی 654ھ ''امامِ ہرفن'' گردان رہے ہیں۔ ان کا ائمہ اہلِ بیت کے دربار میں اسی ترتیب

کے مطابق نذرانۂ عقیدت پیش کرنا جو ترتیب معروف ہے اور انہیں اپنے امام تسلیم کرنا اس بات کا اعلان ہے کہ:

''بارہ امامانِ اہلِ بیت'' اہلِ سنت کے ائمہ ہیں اور انہیں ماننا اور ان کی عظمتوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا اہلِ سنت کا منہج ہے۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم لابن الجوزی 130/18 ,131، مرآۃ الزمان فی تواریخ الاعیان لسبط ابن الجوزی 492,491/20، البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر 388/16 ,398، سمط النجوم العوالی للعصامی 408/2 ,409)

شیخ فریدالدین محمد بن ابراہیم بن مصطفیٰ عطار متوفی 627ھ کسی شخصیت وہ ہستی ہے کہ بچہ جب مدرسہ میں داخلہ لیتا ہے تو اس کی بالکل صاف تختی پر نقشِ اولین ثبت کرنے کے لیے جن کتابوں کا انتخاب کیا جاتا ہے ان میں سے ایک کتاب شیخ فریدالدین عطار رحمہ اللہ تعالیٰ کی بھی ہے۔ 'پندنامہ''

کسی کتاب کا تعلیمی نصاب کا حصہ ہونا الگ امر ہے اور بالکل نئے طلبہ کی ذہنی تربیت کے لیے نقشِ اولین کی طرح پڑھایا جانا الگ امر۔ شیخ فریدالدین کی کتاب پندنامہ صرف درسِ نظامی کے نصاب کا حصہ نہیں بلکہ بالکل پہلے درجے میں ابتدائی طلبہ کو کی جانی والی پند و نصائح کی لیے اسے سامنے رکھا جاتا ہے۔

وہ شیخ فریدالدین عطار مظہر عجائب نامی اپنی کتاب میں بارہ ائمہ کی شان بیان کرنے لگتے ہیں تو لگاتار 130 اشعار بارہ ائمہ کی شان میں کہہ دیتے ہیں۔ آپ کا مکمل قصیدہ تو مظہر عجائب میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے، یہاں از راہِ برکت و اختصار چند اشعار ذکر کرنا چاہوں گا۔

عنوان ملاحظہ کیجئے:

''در مدحِ امیر مؤمناں علیہ السلام''
''وائمہ اطہار صلواۃ اللہ علیہم''

یعنی: امیر المؤمنین سیدنا مولا علی اور ائمہ اطہار کی مدح میں۔

مسئلہ علیہ السلام :

جن حضرات کو حضراتِ اہلِ بیت علیہم السلام کے ناموں کے ساتھ "علیہ السلام" بولنے پر تکلیف شروع ہو جاتی ہے وہ بغور دیکھیں کہ جس شخصیت کی کتاب کو طلباء کے ذہنوں کی بالکل صاف ستھری تختی پر بطورِ نقش اوّلین کندہ کرنے کی کوشش کرتے ہو، وہ تو اہلِ بیتِ پاک کو "علیہ السلام" کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کر رہے۔ پھر نہ جانے کب اور کیسے اس اصطلاح کا دعویٰ کر لیا گیا کہ انبیائے کرام اور ملائکہ عظام کے علاوہ "علیہ السلام" کا استعمال اہلِ سُنّت کے طریقہ خلاف ہے۔

دین اگر خواھی سخن را راست گو
باش تابع بر امام راست گو

اگر دین چاہتے ہو تو بات سچی کرو۔ اور سچے امام کے پیرو کار بنو۔

مصطفیٰ سرّ خدا با او بگفت
از حقایق ذرّہ ای کی او نهفت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رازِ خداوندی آپ کو بتایا ہے اور حقائق کا کوئی ذرہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔

حق نخواھی دید الّا با علی
رھبر کلّ جھانست آن ولیّ

تم حق کو علی کے بغیر نہیں دیکھ سکتے۔ سارے جہان کے رہبر وہ ولی ہیں۔

مصطفیٰ ختم رسل شد در جھان
مرتضی ختم ولایت د رعیان

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہان میں ختمِ رسل ہیں اور علی المرتضیٰ عالمِ شہود میں ختمِ ولایت ہیں۔

ای دو چشم مصطفی و مرتضیٰ
وی دو نور انبیاء و اولیاء

یہ دونوں ہستیاں مصطفیٰ کریم و مرتضیٰ شیر خدا کی آنکھیں ہیں۔ یہی دو ہستیاں انبیاء واولیاء کا نور ہیں۔

ان یکی راز هر مقبول آمده
و آن دگر از تیغ مقتول آمده

ان میں سے ایک ہستی نے زہر کو قبول کر لیا۔ اور دوسری ہستی تلوار سے شہید ہوگئی۔

آنکه کرد این جمله باشد لعنتی
تا ابد در نار باشد محنتی

جس شخص نے یہ سب کیا وہ لعنتی ہے۔ ہمیشہ کے لیے جہنم میں مشقت میں رہے گا۔

چون بظاهر این چنین ها کر ده اند
خویشتن را خود بدوزخ برده اند

جب انہوں نے (یعنی حسنینِ کریمین علیہا السلام کو شہید کرنے والوں نے) ظاہر میں ایسا کیا ہے۔ اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دیا ہے۔

لیك ایشاں را چه نقصان از کمال
نور حقّ را کی بود آخر زوال

لیکن اِن ہستیوں (یعنی حسنینِ کریمین علیہا السلام) کے کمال میں کوئی کمی نہیں۔ حق کے نور کو زوال کہاں سے آتا ہے؟

....

ای تو نور ذات یزداں آمده
ای تو عین کلّ عرفان آمده

اے وہ ہستی کہ آپ ذاتِ باری تعالیٰ کا نور بن کر آئے۔ عرفانِ کامل کا

عین بن کر تشریف لائے۔

از شمایک نور دیگر شد پدید
زین عباد آن در دریای دید

آپ سے ایک دوسرا نور ظاہر ہوا۔ امام زین العابدین نے اس نور کو دریا میں دیکھا۔

اوست باب اولیا عین الیقین
اوست اسرار معانی را معین

اولیاء کا دروازہ، عین الیقین وہی ہیں۔ معانی کے رازوں کے معین وہی ہیں۔

اوست عالم بر علومِ اوّلین
اوست ظاہر بر ظهور آخرین

آپ علومِ اوّلین کو جاننے والے ہیں۔ آخرین کے ظہور پر ظاہر بھی آپ ہیں۔

....

ای ز تو سرّ الهی آشکار
وز محمد وز علی تو یادگار

اے وہ ذات جن سے رازِ خداوندی ظاہر ہوا۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جنابِ مولا علی کی آپ یادگار ہیں۔

باز نقد اوست سرّ اولیاء
بوده نام او محمد ز اتقیاء

پھر آپ کا پرکھنا اولیاء کا راز ہے۔ آپ کا نام (امام) محمد (باقر) ہوا۔ آپ اتقیا سے ہوئے۔

نام او نام محمد آمده
خلق او چون خلق احمد آمده

آپ کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پہ ہوا اور آپ کی تخلیق

احمدی جیسی ہوئی۔

باقر و صادق دو گوهر بوده اند
که علوم حیدری بر بوده اند

امام محمد باقر اور امام جعفر صادق دو گوہر تھے۔ حیدری علوم کا صحرا تھے۔

هر که او از دید شان آگاه نیست
گمره است او بریقین در راه نیست

جو شخص ان کی دید سے آگاہ نہیں ہے۔ گمراہ ہے۔ راہِ حق میں یقین پر نہیں ہے۔

جعفر صادق امام خاص و عام
چون ندانستی چه گویم و السلام

امام جعفر صادق خاص و عام کے امام ہیں۔ اگر تو نہیں جانتا تو میں کیا کہوں؟

والسلام !

....

ای تو خاص کبریای ذوالجلال
وز تو روشن گشته خود نور کمال

اے وہ ہستی جو کبریائے ذوالجلال کے خاص ہو ! کمال کا نور خود آپ ہی سے روشن ہوا ہے۔

هست فرزند تو ماه آسمان
موسی کاظم امام راستان

آپ کے فرزند آسمان کے چاند ہیں۔ امام موسیٰ کاظم سچوں کے امام ہیں۔

ای تو راه و رهبر و ره بین شده
خویشتن را پیشوای دین شده

اے وہ ہستی جو راہ، رہبر اور رہ بیں ہوئے۔ خود ہی دین کے پیشوا ہوئے۔

راہ تو راہ محمد بیشکی
از علی نور تو آمد بیشکی

بے شک آپ کا رستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رستہ، ان کا نور بے شک مولیٰ علی کا نور ہے۔

ہر کہ راہ تو نرفت او عور بود
کور رفت و کور دید و کور بود

جو شخص آپ کے رستے پر نہ چلا وہ کثر چشم ہے۔ بن دیکھے چلا۔ بن دیکھے دیکھا۔ اندھا ہو گیا۔

پس علی موسی الرضاهست او سلیم
ملك عـالم زوست جنـات الـنعیم

پھر امام علی (بن) موسیٰ رضا ہیں۔ آپ سلیم القلب ہیں۔ آپ کی برکت سے جہان کی بادشاہی جناتِ نعیم ہے۔

هست امام جن و انس و وحش وطیر
این سخـن بـاورندارد مـرد غیـر

آپ جن وانس، وحوش وطیور کے امام ہیں۔ (لیکن) غیر بندہ (وہ جس میں شرافت اور مردانگی نہیں ہے) (مرد غیر کی تشریح دارم ہے) وہ جس میں شرافت اور مردانگی نہیں ہے۔ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا۔

یا علی عطّار را اسرار گو
از زبان خود و را انوار گو

اے امام علی رضا! عطار سے راز کہہ دیجئے۔ انوار کے پیچھے سے اپنی زبان سے فرما دیجئے۔

تـا شود روشن دل و اسرار دان
نـعرۂ مستان بر آرد در جهـان

تا کہ عطار دل کا روشن اور رازوں کو جاننے والا ہو جائے۔ دنیا میں مستوں کا نعرہ لگا دے۔

وصف تو هم از زبان تو کند
گفت تو هم با کسان تو کند

آپ کی خوبی آپ ہی کی زبان سے کرے۔ آپ کی کہی ہوئی بات دوسروں کو بتائے۔

ای تو اسرافیل در صور آمده
همچو عزرائیل منصور آمده

اے وہ ہستی جو اسرافیلِ صور کی مانند ہو۔ عزرائیل کی مانند مدد کیے ہوئے ہو۔

ای تو چون جبرئیل امین مؤمنان
همچو میکائیل صاحب سرّ جان

اے وہ ہستی کہ آپ اہلِ ایمان کے جبرئیلِ امین ہیں۔ حضرت میکائیل کی مانند جان کے راز ہیں۔

ای تو خود نور الهی آمده
واقف سرّ کماهی آمده

اے وہ ہستی کہ خود نورِ خداوندی بن کر آئے ہیں۔ راز کی حقیقت پر واقف ہوئے ہیں۔

هم تقی و هم نقی دان نور ذات
ذات ایشان جامع آمدد بر صفات

امام (محمد) تقی اور امام (علی) نقی کو نورِ ذات جان۔ آپ کی ذاتیں صفات کی جامع ہیں۔

گر تو حق خواهی از ایشان می طلب
تا بیابی راہ حق را بی تعب

اگر تم حق چاہتے ہو تو انہی سے مانگو۔ تا کہ تم حق کو بلا مشقت حاصل کر لو۔

بوالحسن دان عسکری را در جهان
بو الحکم دان مهر او در جان جان

اس جہان میں امام عسکری کو ابوالحسن جان۔ آپ کی مہربانی کو جانِ جاں میں ابوالحکم سمجھ۔

ای بمحشر تو شفاعت خواہ من
قرۃ العین رسول و شاہ من

اے وہ ہستی جو محشر میں میرے شفاعت گزار ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ کی ٹھنڈک اور میرے بادشاہ ہو۔

صد هزاران اولیاء رو بر زمین
از خدا خواهند مهدی را یقین

روئے زمین پر ہزاروں لاکھوں اولیائے کرام اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے حضرت امام مہدی کے معاملے میں یقین کے خواہاں ہیں۔

یا الهی مهدی از غیب آر
تا جهان عدل گردد آشکار

یاالٰہی ! امام مہدی کو غیب سے لے آ۔ تا کہ جہانِ عدل واضح ہو جائے۔

ای تو ختم اولیاء اندر جهان
در همه جانها نهان چون جان جان

اے وہ ہستی جو جہان میں ختم اولیاء ہیں۔ ساری جانوں میں ایسے پوشید، جیسے جانِ جاں۔

دست ما و دامن تو ای امیر
این فقیر مبتلا را دستگیر

اے امیر! میرا ہاتھ اور آپ کا دامن ہے۔ اس مصیبت زدہ فقیر کا ہاتھ تھام لو۔

من پناہ خود بتو آوردہ ام
حب تو با شیر مادر خوردہ ام

میں نے اپنی پناہ آپ کے حوالے کی ہے۔ آپ کی محبت ماں کے دودھ میں پی ہے۔

ہر کہ را حبّ تو باشد پیشوا
خلق را باشد یقین او رہنما

اپ کی محبت جس کے لیے پیشوا بن گئی۔ اس کا یقین مخلوق کے لیے رہنما ہوگیا۔

(مظہر عجائب از شیخ فرید الدین عطار ص 5 تا 11)

شیخ فرید الدین کے اس منفرد نذرانۂ عقیدت کے ملاحظہ کے بعد نواصب سوچ لیں کہ انہوں نے کس شجر کے ساتھ جڑنا ہے؟ جس کے بارے میں فرمایا :

(أَصلُهَا ثَابِتٌ وَفِرعُهَا فِى السَّمَاءِ)

یا جس کے بارے میں فرمایا :

(اجُتثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ)

اگر انتخاب شجرہ اولی ہے تو وہ وہی ہے جس کی آبیاری و پروان بارہ امامانِ اہلِ بیت کی محبت وعقیدت پر ہوئی۔ اور اگر انتخاب دوسری قسم ہے تو :

(لَا إِکْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَى)

شیخ اکبر اور بارہ امام

امام العاشقین شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی متوفی 638ھ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی گفتگو میں جس منفرد انداز میں بارہ ائمہ کا تذکرہ اور ان مقدس ہستیوں کے دربار میں نذرانۂ عقیدت کا ذکر ملتا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ از راہِ اختصار علامہ عبدالوہاب شعرانی متوفی 973ھ پھر علامہ ابوالعرفان محمد بن علی صبان متوفی 1206ھ کا نقل کردہ ایک اقتباس ہدیۂ قارئین کرنا چاہوں گا۔ حضرت سیدنا امام مہدی کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

واعلموا أنه لابد من خروج المهدى عليه السلام لكن لا يخرج حتى تمتلئ الأرض جورا وظلما فيملؤها قسطا وعدلا ولو لم يكن من الدنيا إلايوم واحد طول الله تعالىٰ ذلك اليوم حتى يلى ذلك الخليفة وهو من عترت رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولد فاطمة رضى الله تعالىٰ عنها جده الحسين بن على بن أبى طالب ووالده الإمام حسن العسكرىٰ بن الإمام على النقى بالنون ابن الإمام محمدالتقى بالتاء ابن الإمام على الرضا ابن الإمام موسى الكاظم ابن الإمام جعفر الصادق ابن الإمام محمدالباقرابن الإمام زين العابدين على بن الإمام الحسين بن الإمام على بن أبى طالب رضى الله تعالى عنهم يواطئ اسمه اسم ررسول الله صلى الله عليه وسلم يبايعه الملمون بين الركن والمقام يشبه رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الخلق بفتح

الخاء وينزل عنه فى الخلق بضمها إذ لا يكون أحد مثل رسول الله صلى الله عليه وسلم فى أخلاقه.

جان لو کہ حضرت مہدی کا نکلنا ضروری ہے۔ لیکن آپ اس وقت تک نہ نکلیں گے جب تک زمین ظلم و جفا سے بھر نہ جائے۔ پس آپ اسے عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ اور اگر دنیا سے ایک دن کے سوا کچھ باقی نہ ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس دن کو لمبا فرمائے گا حتیٰ کہ یہ خلیفہ والی بن جائیں۔ اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترتِ پاک سے، سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے دادا سیدنا امام حسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔ آپ کے والد امام حسن عسکری بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین علی بن امام حسین بن امام علی بن ابی طالب ہیں۔ آپ کا نام نامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامی گرامی کے موافق ہوگا۔ مسلمان رکن ومقام کے درمیان ان کی بیعت کریں گے۔ خَلق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور اخلاق میں کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل نہیں ہوسکتا۔

(الیواقیت والجواہر 562/2، إسعاف الراغبین ص 151)

قارئین ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ شیخ ابنِ عربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کس اسلوب میں سیدنا امام مہدی سے سیدنا مولائے کائنات تک کی تمام شخصیات کو ''امام'' کے لقب کے ساتھ ملقب کیا۔

اور فقط یہی نہیں، بلکہ آپ کی جانب منسوب کتب میں سے ایک کتاب ''دوازدہ امام'' بھی ہے۔ اس کتاب میں شیخ محی الدین ابنِ عربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جس اسلوب میں ائمہ اہلبیت کا ذکر کیا، وہ اسلوبِ یکتا ابنِ عربی علیہ الرحمۃ ہی کا حصہ

ہے۔ ''دوازدہ امام'' کے خطبہ میں حمد و ثنائے خالقِ کل و مالک کل سبحانہ وتعالیٰ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پہ ہدیہ صلوۃ وسلام کے بعد بالترتیب :
مولائے کائنات، سیدۂ کائنات، امام حسن، امام حسین، امام زین العابدین، امام باقر، امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم، امام علی رضا، امام محمد تقی، امام علی نقی، امام حسن عسکری، امام محمد مہدی علیہم السلام پر ان کے شایانِ شان القاب وآداب کے ساتھ اسلوبِ یگانہ میں درود کا نذرانہ پیش کیا۔

حمد وثنا :

حمد ثنائے مالکِ کل وخالقِ کل جل وعلا کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

الحمد الله رب العالمين حمدا أزليا بأبديته وأبديا بأزليته سرمدا باطلاقه متجليا فی مرايا آفاقه حمد الحامدين ودهر الداهرين.

درود بر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ عالی پہ ہدیۂ صلاۃ پیش کرتے ہوئے کہا :

صلوات الله وملائكته وحملة عرشه وجميع خلقه من أرضه وسمائه على سيدنا ونبينا أصل الجود و عين الشاهد والمشهود أول الأوائل وأدل الدلائل مبدأ الأنوار الأزلى ومنتهى العروج الكمالى غاية الغايات المتعين بالنئات أب الأكوان بفاعليته وأم الإمكان بقابليته المثل الأعلى الإلهى هيولى العوالم الغير المتناهى روح الأرواح ونور الأشباح فالق إصباح الغيب دافع ظلمة الريب محمد التعة والتعين

رحمت للعالمین سیدنا فی الوجود صاحب لواء الحمدو المقام المحمود المبرقع بالعماء حبیب الله محمدالمصطفی صلوات الله علیه۔

برمولامرتضیٰ :

پھر مولائے کائنات مولاعلی کی ذاتِ اَقدس کا ذکر کیا :

وعلی سرالأسرار ومشرق الأنوار المهندس فی الغیوب اللاهوتیة والسیاح فی الفیافی الجبروتیة المصور للهیولی الملکوتیة والوالی للولایة الناسوتیة أنموذج الواقع وشخص الإطلاق المنطبع فی مرایا الأنفس والآفاق سرالأنبیاء والمرسلین سید الأوصیاء والصدیقین صورة الأمانة الإلهیة مادة العلوم الغسیر المتناهیة الظاهر بالبرهان والباطن بالقدرة والشأن بسملت کتاب الموجود فاتحة مصحف الوجود حقیقة نقطة البائیة المتحقق بالمراتب الإنسانیة حیدر آجام الإبداع الکرار فی معارك الاختراع السر الجلی والنجم الثاقب إمام الأئمت علی بن أبی طالب علیه السلام۔

برسیدۂ کونین :

پھر جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدۂ کائنات علیہا السلام کے دربار میں حاضری لگواتے ہوئے رقمطراز ہیں :

وعلی الجوهرة القدسیة فی تعین الإنسیة صورة النفس الکلیة جوادة العوالم العقلیة بضعة الحقیقة

النبوية مطلع الأنوار العلوية عين عيون الأسرار الفاطمية الناجية لمحبيها عن النار ثمرة شجرة اليقين سيدة نساء العالمين المعروفة بالقدر والمجهولة بالقبر قرة عين الرسول الزهراء البتول علسيها الصلوة والسلام۔

برامام حسن مجتبیٰ :

سید شباب اہل الجنۃ امام ثانی سیدنا امام حسن کی ذاتِ اقدس پہ ہدیہ درود بھیجتے ہوئے لکھتے ہیں :

وعلى الثانى من شروط لا إله :لاالله ريحانة محمد رسول الله رابع الخمسة العبائية عارف الأسرار العمائية موضع سر الرسول حاوى كلات الأصول حافظ الدن وعيبة العلم ومعدن الفضائل وباب السلام كهف المعارف وعين الشهود روح المراتب وقلب الوجود فهرس العلوم اللدنى لؤلؤ صدف أنت منى النور اللامع من شجرة الأيمن جامع الكمالين أبى محمدالحسن عليه الصلوة والسلام۔

برامام حسین شہید کربلا :

راکبِ دوشِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شہیدِ کربلاء سیدنا امام حسین کے دربارِ اقدس میں بدیں الفاظ حاضری لگوائی :

وعلى المتوحد بالهمة العلياء المتوسد بالشهود والرضا مركز عالم الوجود سر الواجد والموجود شخص العرفان وعين العيان نورالله وسره الأتم

المتحقق بالكمال الأعظم ونقطة دائرة الأزل والأبد المتشخص بألف الأحد فاتحت كتاب الشهادة والى ولاية السيادة الأحدية الجمع الوجودى الحقيقة الكلية الشهودفى كهف الإمامة صاحب العلامة كفيل الدين الوارث بخصوصيات سيد المرسلين الخارج عن محيط الاين وللوجودإنسان العين مضمون الإبداع مذوق الأذواق ومشوق الأشواق مطلب المحبين ومقصد العشاق المقدس عن الشين أبن عبدالله الحسين عليه الصلوة والسلام۔

برامام زین العابدین :

امام رابع، امام بن امام بن امام سیدنا امام علی زین العابدین علیہ السلام پر بدین الفاظ ہدیہ درود بھیجا :

وعلى آدم أهل البيت المنزه عن كيت وكيت روح جسد الإمامة شمس فلك الشهامة مضمون كتاب الإبداع حل تعمية الاختراع سر الله فى الجود إنسان عين الشهود خازن كنوز الغيوب مطلع نورالإيمان كاشف ستورالعرفان الحجة القاطعة والدرة اللامعة ثمرة شجرة طوبى القدسية أزل الغيب وأبدالشهادة السر الإلهى فى سرالعبادة وتدالأوتاد زين العباد وإمام العالمين ومجمع البحرين على بن الحسين صلوات الله وسلامه عليه۔

برامام کاظم :

امام بن امام بن امام بن امام بن امام بن امام سیدنا امام موسیٰ کاظم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

وعلى شجرة الطور والكتاب المسطور والبيت المعمور والسقف المرفوع والسر المستور والرق المنشور والبحر المسجور وآية النور كليم أيمن الإمامة منشأ الشرف والكرامة نور مصباح الأرواح جلاء زجاجة الأشباح ماء التخمير الأربعيني غاية معارج اليقيني الكسير فلزات العرفاء معيار نقود الأصفياء مركز الأئمة العلوية محور فلك المطفوية الآمر للصور والأشكال بقبول الاصطبار والانتقال النور الأنور موسى بن جعفر عليه صلوات الملك العلي الأكبر۔

برامام رضا :

امام ہشتم سیدنا امام علی رضا کی ذاتِ اقدس پہ بدیں الفاظ ہدیہ درود پیش کرتے ہیں :

وعلى السر الإلهى الرائى للحقائق كما هى النور اللاهوتى والإنسان الجبروتى والأصل الملكوتى والعالم الناسوتى مصداق العلم المطلق والشاهد الغيبى المحقق روح الأرواح حياة الأشباح هندسة الموجود الطيار فى منشئات الوجود كهف النفوس القدسية غوث الأقطاب الإنسية الحجة القاطعت

الربانية محقق الحقايق الإمكانية أزل الأبديات وأبدالأزليات الكنزالغيبى والكتاب اللاريبى قرآن المجملات الأحدية فرقان المفصلات الواحدية إمام الورى بدرالدجى على بن موسى الرضا عليه وعلى آبائه وأولاده الصلوة والثناء

برامام تقی :

نویں امام سیدنا امام محمد تقی کے دربار میں یوں حاضری پیش کرتے ہیں :

وعلى باب الله المفتوح وكتابه المشروح ماهية الماهيات مطلق المقيدات وسرسريات الوجودظل الله الممدود المنطبع فى مرآت العرفان المنقطع من نيله حبل الوجدان غواص بحرالقدم محيط الفضل والكررم حامل سرالرسول مهندس الأرواح والعقول أديب معلمة الأسماء والشئون قهرمان الكاف والنون غاية الظهور والايجادمحمدبن على الجواد عليه الصلوة والسلام۔

برامام نقی :

امام عاشر سیدنا امام علی نقی کا ذکرِ مبارک ان الفاظ میں کیا :

وعلى الداعى إلى الحق أمين الله على الخلق لسان الصدق وباب السلام أصل المعارف وعين منبت العلم منجى أرباب المعادات منقذ أصحاب الضلالات والبدعات إنسان عين الإبداع أنموذج أصول الاختراع مهجة الكونين ومحجة الثقلن مفتاح خزائن

الـوجـوب حـافـظ مكـامـن الغيوب طيـار جوالأزل والأبدعلى بن محمد عليه صلوات الله الملك الأحد۔

برامام عسکری :

امام یازدہم امام حسن عسکری کے دربار میں اس انداز میں حاضری پیش کی:

وعـلـى الـبـحـر الـزاخـرزيـن المفاخر الشاهد لأرباب الشهـود والـحـجة عـلـى ذوى الـجـحـود معرف حدود حـقـايـق الـربـانية مـنـوع أجناس عوالم السبحانية عـنـقـاء قـاف الـقـدم طـاووس روضة الفضل والكرم العالم بماجرى به اللوح والقلم القائم مرقاة الهمم وعاء الأمانة محيط الأمامة مطلع النور المصطفوى الحسن بن على العسكرى عليه صلوات الله الملك الأكبر۔

برامام مہدی :

امام بن امام بن امام بن امام بن امام بن امام بن امام بن امام بن امام بن امام بن امام سیدنا مہدی کا ذکر ان الفاظ میں کیا :

وعـلـى سـر الـسـرائـر الـعلية وحفى الأرواح القدسية مـعـراج الـعـقـول مؤصل الأصول قطب رحى الوجود مـركز دائرة الشهود كمال النشأة ومنشأ الكمال جمال الـجـمـع ومـجـمـع الـجـمـال الـوجـود المعلوم والعلم الـمـوجـودالسـائـل نـحـوه الثابت فى الابود المحاذى لـلـمـرآت الـمـصطفوية المتحقق بالأسرار المرتضوية الـمـتـرشح بالأنوار الإلهية المربى بالأستار الربوبية فـيـاض الـحـقـايـق بـوجـوده قسام الدقايق بشهوده

الاسم الأعظم الإلهى الحاوى للنشأت الغير المتناهى غواص يم الرحمانية مسلك الآية الرحمية طور تجلى الألوهية نار شجرة الناسوتية ناموس الله الأكبر غاية البشر أبى الوقت مولى الزمان الذى هو للخلق أمان ناظم مناظم السروالعن أبى القاسم محمدبن الحسن صلوات الله وسلامه عليهم أجمعين۔

(دوازده امام ص01 تا09)

....

ابن طلحہ شافعی اور بارہ امام

کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ شافعی متوفی 652ھ کا شمار بھی ان اہلِ علم میں ہوتا ہے جنہوں نے بارہ ائمہ کی شان میں مستقل کتابیں لکھیں۔ آپ کی اس باب میں تالیف کا نام ہے ''مطالب السؤول فی مناقب آل الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

پہلا باب مولائے کائنات کی شان وعظمت کے بیان میں۔ دوسرا سیدنا امام حسن، تیسرا سیدنا امام حسین، چوتھا سیدنا امام زین العابدین، پانچواں سیدنا امام محمد باقر، چھٹا سیدنا امام جعفر صادق، ساتواں سیدنا امام موسی کاظم، آٹھواں سیدنا امام علی رضا، نواں سیدنا امام محمد تقی، دسواں سیدنا امام علی نقی، گیارھواں سیدنا امام حسن عسکری، بارھواں سیدنا امام محمد مہدی کی شان وعظمت کے بیان میں۔

آپ نے اس باب میں لگ بھگ تین سو صفحات پہ گفتگو کی اور ظاہر ہے کہ اس مکمل گفتگو کو یہاں ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن از راہِ افادہ مقدمہ میں سے صرف ایک اقتباس ذکر کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں :

القسم الثانی فی ذکر المعانی التی ذکر اختصاصهم بها وهی الإمامة الثابتة لکل واحد منهم وکون عددهم منحصرا فی اثنی عشر إماما، وأما ثبوت الإمامة لکل واحد منهم فإنه حصل ذلك لکل واحد بمن قبله فحصلت للحسن التقی علیه السلام من أبیه علی بن أبی طالب علیه السلام وحصلت بعده لأخیه الحسین الزکی منه، وحصلت بعد الحسین لابنه علی زین العابدین علیه السلام منه، وحصلت بعد زین العابدن لولده محمد الباقر علیه السلام منه وحصلت بعد الصادق لولده موسی الکاظم علیه

السلام منه، وحصلت بعد الكاظم لولده علی الرضا
علیه السلام منه، وحصلت بعد الرضا لولده
محمد القانع منه، وحصلت بعد القانع لولده علی
المتوکل منه، وحصلت بعد المتوکل لولده الحسن
الخالص منه، وحصلت بعد الخالص لولده
محمد الحجة المهدی منه۔

دوسری قسم ان معانی کے ذکر میں جو ائمہ اہلِ بیت کے خواص سے ذکر کیے گئے اور وہ ''امامت'' ہے جو ان میں سے ہر ایک کے لیے ثابت ہے اور ان کا عدد بارہ ائمہ میں منحصر ہے۔ ان ہستیوں میں سے ہر ایک کے لیے امامت کے ثبوت (کی تفصیل یہ ہے کہ) یہ مقام ہر ہستی کو اپنے پیشرو سے حاصل ہوا۔ امام حسن تقی مجتبیٰ کو آپ کے والدِ گرامی حضرت علی بن ابی طالب سے حاصل ہوا۔ اور آپ کے بعد آپ کے بھائی امام حسین زکی کو امام حسن سے ملا۔ امام حسین کے بعد آپ کے بیٹے امام علی زین العابدین کو امام حسین سے ملا۔ امام زین العابدین کے بعد آپ کے بیٹے امام محمد باقر کو امام زین العابدین سے ملا۔ اور امام محمد باقر کے بعد آپ کے بیٹے امام جعفر صادق کو امام باقر سے ملا۔ امام جعفر صادق ۔کے بعد آپ کے بیٹے امام موسیٰ کاظم کو امام جعفر صادق سے ملا۔ امام کاظم کے بعد آپ کے بیٹے امام محمد تقی قانع کو امام رضا سے ملا۔ امام محمد قانع کے بعد آپ کے بیٹے امام علی نقی متوکل کو امام محمد تقی سے ملا۔ امام متوکل علی نقی کے بعد آپ کے بیٹے امام حسن خالص عسکری کو امام علی نقی سے ملا۔ اور امام حسن خالص کے بعد آپ کے بیٹے امام محمد حجت مہدی کو امام حسن خالص سے ملا۔

(مطالب السؤول فی مناقب آل الرسول ص 41)

سبط ابن جوزی کے نواسے ابوالمظفر شمس الدین یوسف بن قز اُوغلی حنفی متوفی 654ھ صاحبِ تصانیف کثیرہ نے ائمہ اہل بیت کی شان میں مستقل کتاب تصنیف فرمائی۔ موسوم بہ "تذکرۃ خواص الامۃ بذکر خصائص الائمۃ" اس کتاب میں آپ نے ائمہ اہلِ بیت کے احوال ومناقب کو مفصل انداز میں بیان کیا۔ ائمہ اثنا عشر کے ذکر کے بعد فرمایا:

وقد جمع الأئمة أبو لفضل يحىٰ بن سلامة الحصكفى قصيدته المشهورة التى أنشدنيها جماعة من مشائخنا ببغداد

یعنی ابوالفضل یحیٰ بن سلامہ حصکفی نے اپنے قصیدہ مشہورہ، جو مجھے ہمارے بعض مشائخ نے بغداد مقدس میں سُنایا، اس میں ائمہ کو جمع کیا۔

بعدازاں علامہ سبطِ ابنِ جوزی نے حصکفی کا وہی قصیدہ ذکر کیا جو سطور بالا میں مذکور ہو چکا۔

(تذکرۃ الخواص، 515/2)

چند صفحات بعد کہا:

وقال آخر:

بأربعت أسماء كل محمد وأربعة أسماء كلهم على وبالحسنين السيدين وجعفروموسىٰ أجرنى إننى لهم ولى

یعنی ایک دوسرے شاعر نے کہا:

چار ناموں کے صدقے جن میں سے ہر ایک "محمد" ہیں۔ اور چار ناموں کے صدقے جو سارے کے سارے "علی" ہیں۔ حسنین اور سیدین اور جعفر اور موسیٰ کے صدقے مجھے پناہ عطا فرما۔ بے شک

میں ان سے محبت کرنے والا ہوں۔

(تذکرۃ الخواص 519/2)

....

حافظ ابو عبد عبداللہ شافعی اور بارہ امام

حافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف گنجی شافعی متوفی 658ھ کا شمار بھی ان مصنفین میں سے ہے جنہوں نے خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت کے بارے میں قلم اٹھایا۔ آپ نے مولائے کائنات کی شان میں "کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن أبی طالب" تالیف کی۔ اس کتاب میں جہاں مولا علی کے مناقب کو ضبطِ تحریر میں لائے وہیں مولائے کائنات کی آلِ پاک میں ہونے والے ائمہ اطہار کا ذکر خصوصی طور پر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فرع فی ذکر الائمۃ (علیھم السلام)" وھم من نسل سیدنا ومولانا (زین العابدین و منار القانتین) أبی محمد علی ابن الحسین بن علی".

فرع: ائمہ اطہار کے ذکر کے بیان میں۔ اور ائمہ اطہار سیدنا و مولانا امام زین العابدین ومنارِ قانتین ابومحمد علی بن حسین بن علی علیہم السلام کی اولاد سے ہیں۔

(کفایۃ الطالب ص 447)

امام جعفر صادق کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

والامام بعدہ ولدہ أبوالحسن موسی الکاظم (علیہ السلام)

امام جعفر صادق کے بعد امام آپ کے بیٹے ابوالحسن موسی کاظم ہیں۔

(کفایۃ الطالب ص457,456)

امام موسی کاظم کے احوال ومناقب کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

والامام بعده أبوالحسن علی بن موسی الرضا (علیه السلام)

امام کاظم کے بعد امام آپ کے بیٹے ابوالحسن علی بن موسی رضا علیہم السلام ہیں۔

(کفایۃ الطالب ص457)

امام علی رضا کا تذکرہ کیا اور بعدازاں فرمایا:

ولم یذکرله ولدسوی الامام بعده الجواد محمدالمرتضی

امام علی رضا کی اولاد میں صرف امام جواد محمد مرتضی علیہ السلام، جوامام علی رضا کے بعد امام ہوئے، ہی کا ذکر ملتا ہے۔

(کفایۃ الطالب ص458)

امام محمد تقی کے تذکرہ کے بعد کہا:

وخلف من الولد الهادی علیه (علیه السلام) وهوالامام بعده

امام محمد تقی نے اولاد میں سے امام ہادی علی نقی علیہ السلام کو چھوڑا اور وہ امام محمد تقی کے بعد امام ہیں۔

(کفایۃ الطالب ص458)

امام علی نقی کا ذکر کرنے کے بعد کہا:

وخلف من الولد أبا محمدالحسن (العسکری) ابنه(علیه السلام وهوالامام بعده

امام علی نقی نے اولاد میں سے امام ابو محمد حسن عسکری جو آپ کے بیٹے ہیں انہیں چھوڑا اور وہ امام علی نقی کے بعد امام ہیں۔

(کفایۃ الطالب ص458)

امام حسن عسکری کے تذکرہ کے بعد لکھتے ہیں :

وخلف ابنه و هو : الإمام المنتظر صلوات الله عليه ونختم الكتاب و نذكره مفردا۔

امام حسن عسکری نے اپنے بیٹے کو خلیفہ بنایا اور وہ امام منتظر صلوات اللہ علیہ ہیں اور ہم کتاب کا اختتام (انہی کے ذکر پر) اور ان کا انفرادی ذکر کریں گے۔

(کفایۃ الطالب ص458)

علامہ جلال الدین رومی اور بارہ امام

علامہ جلال الدین رومی 672ھ کو اہل سنت کی نظر میں انتہائی قدر کی نگا[ہ] سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ دیوانِ کبیر میں، جیسا کہ صاحبِ ینابیع وغیرہ نے کہا، بار[ہ] امامانِ اہلِ بیت کے دربار میں بدیں الفاظ ہدیہ سلام پیش کرتے ہیں :

ای سرور مردان علی، مستان سلامت می کنند

وی صفدر میدان علی، مستان سلامت می کنند

اے جواں مردوں کے سردار مولا علی! مست آپ کو سلام پیش کرتے ہیں۔

اے میدان میں صفوں کو پھاڑنے والے مولا علی! مست آپ کو سلام پیش کرتے ہیں۔

مولائے کائنات کے دربار میں سلامی پیش کرنے کے بعد کہتے ہیں :

باقاتل کفّار گو، بادین وبادیندار گو

باحیدر کرّار گو، مستان سلامت می کنند

قاتل کفار سے کہو۔ دین اور دین والے سے کہو۔ حیدرِ کرّار سے کہو۔ مست آپ کو سلام پیش کرتے ہیں۔

با عارف تقدیر گو، با آیت تطہیر گو
با شبّر و شبیر گو، مستان سلامت می کنند

تقدیر جاننے والے سے کہو۔ آیۂ تطہیر سے کہو۔ شبر و شبیر (امامین حسنینِ کریمین) سے کہو۔ مست آپ کو سلام پیش کرتے ہیں۔

با زین دین عابد بگو، با نور دین باقر بگو
با جعفر صادق، بگو، مستان سلامت کنند

دین کی زینت جنابِ عابد (امام زین العابدین) سے کہو۔ دین کے نور امام باقر سے کہو۔ امام جعفر صادق سے کہو۔ مست آپ کو سلام پیش کرتے ہیں۔

با موسی کاظم بگو با طوسی عالم بگو
با تقی قائم بگو مستان سلامت می کنند

امام موسی کاظم سے کہو۔ طوسی عالم سے کہو۔ امام تقی قائم سے کہو۔ مست آپ کو سلام پیش کرتے ہیں۔

هم با تقی گو، و نقی با سیّدان متقی
کای شاه تو نور حقی مستان سلامت می کنند

امام محمد تقی سے بھی کہو۔ اور امام علی نقی متقیوں کے سردار سے۔ اے شاہ آپ نورِ حق ہیں۔ مست آپ کو سلام پیش کرتے ہیں۔

با میر دین هادی بگو، با عسکری و مهدی بگو
با آن ولی عهدی بگو، مستان سلامت می کنند

دین کے سردار ہادی سے کہو۔ امام حسن عسکری اور امام مہدی سے کہو۔ ان ولی عہد سے کہو۔ مست آپ کو سلام پیش کرتے ہیں۔

(مناقبِ مرتضوی ص209,208، ینابیع المودة 194/3)

ابنِ خلکان اور بارہ امام

احمد بن محمد بن ابراہیم ابن خلکان متوفی 681ھ کی شخصیت اہلِ علم کے ہاں کی تعارف کی محتاج نہیں۔آپ کی گفتگو پر اطلاع رکھنے والے حضرات ابنِ خلکان کی گفتگو میں جا بجا ''فکرِ بارہ امام'' کی جلوہ گری محسوس کریں گے۔

حضرت سیدنا امام زین العابدین کے تذکرہ میں کہتے ہیں :

زين العابدين : أبو الحسن على بن الحسين بن على بن أبى طالب، رضى الله عنهم أجمعين، المعروف بزين العابدين، ويقال له على الأصغر، وليس للحسين، رضى الله عنه عقب إلا من ولد زين العابدين هذا؛ وهو أحد الأئمة الاثنى عشر ومن سادات التابعين، قال الزهرى: ما رأيت قرشياً أفضل منه۔

امام زین العابدین : ابوالحسن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔معروف بہ ''زین العابدین'' آپ کو علی اصغر بھی کہا جاتا تھا۔امام حسین کی نسلِ پاک انہی امام زین العابدین ہی سے ہے۔اور آپ بارہ ائمہ میں سے ایک اور تابعین کے سرداروں سے ہیں۔زہری نے کہا: میں نے اہلِ قریش میں ان سے افضل کوئی نہ دیکھا۔

(وفیات الاعیان 267/3)

امام محمد تقی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

محمد الجواد: أبو جعفر محمد بن على الرضا بن

موسى الكاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر المذكور قبله، المعروف بالجواد، أحد الأئمة الاثنى عشر أيضا۔

امام محمد جواد : امام ابو جعفر محمد بن امام علی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر جن کا پہلے ذکر ہو چکا۔ معروف بہ ''جواد'' آپ بھی بارہ ائمہ میں سے ایک ہیں۔

(وفیات الاعیان 175/4)

سیدنا امام موسی کاظم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

موسى الكاظم: أبو الحسن موسى الكاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن على زين العابدين ابن الحسين بن على بن أبى طالب، رضى الله عنهم، أحد الأئمة الاثنى عشر، رضى الله عنهم أجمعين۔

امام موسی کاظم: ابوالحسن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین بن امام علی بن سیدنا ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ائمہ اثنا عشر میں سے ایک ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(وفیات الاعیان 308/5)

....

حافظ ذہبی اور بارہ امام

حافظ شمس الدین ذہبی متوفی 748ھ کو جاننے والے حضرات حافظ ذہبی کے فکری میلان سے ناواقف نہیں۔ لیکن اس کے باوجود جب بارہ امامانِ اہلِ بیت کی بات آئی تو حافظ ذہبی بھی اپنی عقیدتوں کا نذرانہ پیش کیے بغیر نہ رہ سکے۔ حضرت سیدنا امام مہدی کا ذکر آیا تو لکھتے ہیں :

المنظر أبو القاسم محمد بن الحسن العسکری : الشریف، أبو القاسم محمد بن الحسن العسکری ابن علی الهادی بن محمد الجواد بن علی الرضا بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین الشهید ابن الإمام علی بن أبی طالب العلوی الحسینی۔ خاتمة الاثنی عشر سیداً الذین تدعی الإمامیه عصمتهم۔ ولا عصمة إلا للنبی۔

حضرت منظر ابوالقاسم محمد بن حسن عسکری: سید ابوالقاسم محمد بن حسن عسکری بن علی ہادی بن محمد جواد بن علی رضا بن موسی کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین شہید بن امام علی بن ابی طالب علوی حسینی۔ بارہ سرداروں کے آخری۔ وہ بارہ سردار، امامی شیعہ، جن کی عصمت کے دعوے دار ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے عصمت نہیں

حضرت امام محمد مہدی کے بارے میں اس کا ذکر کرنے کے بعد حافظ ذہبی نے بارہ ائمہ اہلِ بیت کا تذکرہ چھیڑ دیا اور کہنے لگے :

فمولانا الإمام علی : من الخلفاء الراشدین ، المشهود لهم بالجنة۔ رضی الله عنه۔ نحبه أشد الحب، ولا ندعی عصمته، ولا عصمة أبی بکر الصدیق۔

پس ہمارے مولا امام علی خلفائے راشدین سے ہیں۔ جن کے لیے جنت کی گواہی ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ہم ان سے شدّت سے محبت کرتے ہیں اور ان کی عصمت

کا دعویٰ نہیں کرتے اور نہ ہی حضرت ابوبکر صدیق کی عصمت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

پھر حسنین کریمین کا ذکر کرتے ہوئے کہا :

وابناه الحسن والحسين: فسبطا رسول الله۔ صلى الله عليه وسلم- وسيدا شباب أهل الجنة، لو استخلفا لكانا أهلا لذلك۔

مولا علی کے بیٹے حسن وحسین۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے اور جنتی جوانوں کے سردار۔ اگر خلیفہ بنائے جاتے تو خلافت کے اہل تھے۔

پھر بالترتیب امام زین العابدین پھر امام محمد باقر پھر امام جعفر صادق پھر امام موسیٰ کاظم پھر امام علی رضا پھر امام محمد تقی پھر امام علی نقی اور پھر امام حسن عسکری کا مختصر الفاظ میں تذکرہ کیا۔

(سیر اعلام النبلاء 121,120,119/13)

....

شیخ حمداللہ مستوفی اور بارہ امام

شیخ احمد بن اتابک قزوینی معروف بہ حمداللہ مستوفی متوفی 750ھ ''تاریخ گزیدہ'' میں خلفائے راشدین سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی سیدنا مولا علی، سیدنا امام حسن کے ذکر کے بعد بارہ امامانِ اہلِ بیت میں سے باقی ایمہ اطہار یعنی سیدنا امام حسین شہیدِ کربلا تا سیدنا امام مہدی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فصلِ سیوم از باب سیوم در ذکر تمامی ائمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ حجۃ الحق علی الخلق بودند۔ مدت اقامتشان از رابع صفر سنہ تسع واربعین تا رمضان سنہ اربع وستین ومائتین دو ویست وپانزدہ سال وھفت ماہ۔ ائمہ معصوم اگرچہ خلافت نکردند اما چون مستحق ایشان بودند

تبرک رااز احوال ایشان شمہ ای بر سبیل ایجاز ایرادی رود۔

تیسرے باب کی تیسری فصل تمام ائمہ معصومین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، جو مخلوق پر حجتِ خداوندی ہیں، ان کے ذکر میں۔ ان ہستیوں کے قیام کی مدت چار صفر 49ھ سے رمضان 264ھ تک، دوسو پندرہ سال اور سات مہینے، ہے۔ ائمہ معصومین نے اگرچہ خلافت نہیں کی لیکن چونکہ آپ حضرات خلافت کے مستحق تھے۔ لہٰذا ازراہِ تبرک ان کے احوال کو بالاختصار وارد کیا جائے گا۔

پھر امام حسین سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا :

الامام الشہید : حسین بن علی المرتضیٰ وہو حافد رسول اللہ سیوم امام است۔ یازدہ سال ویازہ ماہ وشش روز امام بود۔ امام شہید: امام حسین بن امام علی المرتضیٰ۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں۔ تیسرے امام ہیں۔ گیارہ سال گیارہ ماہ چھ روز امام رہے۔

(تاریخِ گزیدہ ص 201)

سیدنا امام حسین کے تذکرہ کے بعد سیدنا امام زین العابدین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

زین العابدین : علی بن حسین بن علی المرتضیٰ روز دوشنبہ نہم شعبان سنہ ست واربعین ھجری بمدینہ متولد شد۔ چہارم امام است۔ سی وسہ سال ودو ماہ وبیست وھفت روز امام بود۔

امام زین العابدین : امام علی بن امام حسین بن امام علی المرتضیٰ۔ بروز پیر 09 شعبان 46ھ کو مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے۔ چوتھے امام ہیں۔ 33 سال 02 ماہ 27 روز امام رہے۔

(تاریخ گزیدہ ص 202)

سیدنا امام محمد باقر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

الباقر: محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضی پنجم امام است۔ بیست ودوسال وهفت ماه وهشت روز امام بود۔

امام باقر: امام محمد بن امام علی بن امام حسین بن امام علی المرتضی۔ پانچویں امام ہیں۔ 22 سال 07 ماہ 08 دن امام رہے۔

(تاریخِ گزیدہ ص:203)

امام محمد باقر کے تذکرہ کے بعد لکھتے ہیں :

الصادق : جعفر بن امام محمد بن امام علی بن امام حسین بن امام علی المرتضی، ششم امام است۔ سی ویک سال وهشت روز امام بود۔

امام جعفر صادق : امام جعفر بن امام محمد بن امام علی بن امام حسین بن امام علی المرتضی۔ چھٹے امام ہیں۔ 31 سال 08 روز امام رہے۔

(تاریخِ گزیدہ ص:203)

امام موسی کاظم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الکاظم : موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضی، هفتم امام است۔۔۔۔ موسی کاظم سی وچهار سال وشش ماه وبیست ویک روز امام بود۔

امام کاظم: امام موسی بن امام جعفر بن امام محمد بن امام علی بن امام حسین بن امام علی المرتضی۔ ساتویں امام ہیں۔ امام موسی کاظم 34 سال 06 ماہ 12 دن امام رہے۔ (تاریخِ گزیدہ ص:204)

امام علی رضا کے تذکرہ میں لکھتے ہیں :

الرضا :علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضی، امام هشتم است بیست سال وهفت ماه وسه روز امام بود۔

امام رضا: امام علی بن امام موسی بن امام جعفر بن امام محمد بن امام علی بن

امام حسین بن امام علی المرتضی۔ آٹھویں امام ہیں۔20 سال 07 ماہ 03 روز امام تھے۔ (تاریخِ گزیدہ ص:205)

امام محمد تقی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

الجواد التقی : محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی مرتضی۔ نہم امام است۔ شانزدہ سال وہشت ماہ وبیست وشش روز امام بود۔

امام جواد تقی: امام محمد بن امام علی بن امام موسی بن امام جعفر بن امام محمد بن امام علی بن امام حسین بن امام علی المرتضی۔ نویں امام ہیں۔ 16 سال 08 ماہ 26 روز امام رہے۔ (تاریخِ گزیدہ ص:205)

امام محمد تقی کا تذکرہ کرنے کے بعد امام علی نقی کا ذکر بدیں الفاظ کرتے ہیں:

النقی: علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی دھم امام است۔ سی وسہ سال امام بود۔

امام نقی : امام علی بن امام محمد بن امام علی بن امام موسی بن امام جعفر بن امام محمد بن امام علی بن امام حسین بن امام علی المرتضی علیہم السلام۔ دسویں امام ہیں۔ (تاریخِ گزیدہ ص:206)

امام حسن عسکری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

العسکری: حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضی یازدھم امام است۔ پنج سال وہشت ماہ وپنج روز امام بود۔

امام عسکری: امام حسن بن امام علی بن امام محمد بن امام علی بن امام موسی بن امام جعفر بن امام محمد بن امام علی بن امام حسین بن امام علی المرتضی۔ گیارہویں امام ہیں۔05 سال 08 ماہ 05 روز امام رہے۔

(تاریخِ گزیدہ ص:206)

حضرت امام مہدی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

المہدی : محمد بن حسن العسکری بن علی نقی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضی دوازدھم امام است وخاتم ائمہ معصومین۔

امام مہدی : امام محمد بن امام حسن بن امام علی بن امام محمد بن امام علی بن امام موسی بن امام جعفر بن امام محمد بن امام علی بن امام حسین بن امام علی المرتضی ۔ بارھویں امام ہیں ۔ اور ائمہ معصومین میں سے آخری ہیں ۔

(تاریخِ گزیدہ ص: 207)

....

محدثِ حرم نبوی اور بارہ امام

محدثِ حرم نبوی شمس الدین محمد بن یوسف زرندی حنفی متوفی 757ھ کا شمار بھی ان اہلِ علم ومحبت میں ہوتا ہے جنہوں نے بارہ ائمہ کی شان میں مستقل تصنیف کی سعادت حاصل کی ۔ معارج الوصول صفحہ 20 پہ لکھتے ہیں :

شفیعی نبی والبتول و حیدر

وسبطاه والسجاد والباقر المجد

میں نے ان ہستیوں سے شفاعت مانگتے ہوئے اوران کے ساتھ امید باندھتے ہوئے کہا :

میرے شفیع میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور بتول وحیدر ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں نواسے اور سجاد اور باقر مجد ۔

وجعفر والثاوی ببغداد والرضا

و نجل الرضا والعسکریان والمهدی

اور امام جعفر اور مقیم بعداداور امام علی رضا۔ اور فرزندِ امام رضا اور امام علی عسکری و امام حسن عسکری اور امام مہدی۔

(معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول والبتول ص 20)

پھر بالترتیب سیدنا امام مولا علی کو امام اول، امام حسن کو امام ثانی، امام حسین کو امام ثالث، امام زین العابدین کو امام رابع، امام محمد باقر کو امام خامس، امام جعفر صادق کو امام سادس، امام موسیٰ کاظم کو امام سابع، امام علی رضا کو امام ثامن، امام محمد تقی کو امام تاسع، امام علی نقی کو امام عاشر، امام حسن عسکری کو امام حادی عشر، امام محمد مہدی کو امام ثانی عشر شمار کرتے ہوئے ان ائمہ اطہار کی عظمت وشان کے بیان میں تقریباً ڈھائی سو صفحات سپرد قلم کیے۔

....

حضرت خواجہ محمد پارسا اور بارہ امام

حضرت خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی 822ھ کی حیثیت جانی ہوئی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی پہچان رکھنے والوں سے معلوم کی جائے۔ آپ کا شمار اکابر نقشبندیہ میں ہوتا ہے اور آپ حضرت سیدنا خواجہ بہاؤالدین شاہ نقشبند کے خاص خلفاء سے ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب مستطاب ''فصل الخطاب'' میں جابجا ائمہ اہل بیت کا ذکر کیا۔

پھر ص 416 سے ائمہ اہلِ بیت کا بالخصوص ذکر شروع کیا۔ سیدنا امام علی زین العابدین کا تذکرہ شروع کیا۔ امام محمد باقر۔ امام جعفر صادق۔ امام موسیٰ کاظم۔ امام علی رضا۔ امام محمد تقی۔ امام علی نقی۔ یکے بعد دگرے امام حسن عسکری اور پھر امام محمد مہدی تک پہنچے۔ متفرق ذکر کے علاوہ لگ بھگ پچاس صفحات ائمہ اہلِ بیت کے ذکر پر مشتمل ہیں۔ امام محمد مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وقد وصل الی رتبة القطبية محمدبن العسکری رضی اللہ عنہ وعن آبائہ الکرام العظام ائمة اھل بیت الطھارت وھواذا اختفی دخل فی دائرت الابدال و ترقی مندرجه طبقة طبقة الی ان صارسید الافراد۔

حضرت محمد بن حسن عسکری، اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ سے اور آپ کے عظمت وکرامت والے آباء جو ائمہِ اہلِ بیتِ طہارت ہیں، ان سے راضی ہو، آپ مرتبہ قطبیت تک پہنچے۔ آپ جب پوشیدہ ہوئے تو دائرۂ ابدال میں داخل ہوئے اور طبقہ در طبقہ رفتہ رفتہ ترقی کرتے رہے یہاں تک کہ سید الافراد بن گئے۔

(فصل الخطاب ص 227 & 449,278)

پھر صفحہ 464,463 پہ، اعتماد کرتے ہوئے، متعدد ایسی روایات جن میں ائمہ اثنا عشر سے متعلق نبوی تصریحات موجود ہیں، نقل فرمائیں۔ انہی میں ہے کہ :

مولائے کائنات مولا علی سے ”کتاب اللہ، وعترتی“ والی مبارک حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا کہ :

عترت کون ہے؟

مولائے کائنات نے فرمایا :

أنا والحسن والحسين والأيمة إلى المهدى رضى الله تعالىٰ عنهم لايفارقون كتاب الله عزوجل ولايفارقهم حتى يردوا على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم حوضه۔

میں اور حسن اور حسین اور مہدی تک لائمہ۔ نہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب کو چھوڑیں گے اور نہ ہی کتابِ الٰہی ان کو چھوڑے گی یہاں تک کہ حوض پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

ایک روایت یہ نقل کی کہ :

مولائے کائنات مولا علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الأئمة بعدى اثنا عشر أولهم أنت يا على وآخرهم المهدى الذى يفتح الله سبحانه على يده مشارق الأرض مغاربها

میرے بعد بارہ امام ہیں۔ اے علی ان میں سے پہلے تم ہو اور ان میں سے آخری مہدی ہیں جن کے ہاتھ پہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ زمین کے مشرق ومغرب فتح فرمائے گا۔

(فصل الخطاب ص 463)

ابنِ صباغ مالکی اور بارہ امام

برِ صغیر پاک وہند میں علومِ دینیہ سے معمولی وابستگی رکھنے والا وہ کون سا شخص ہوگا جو علامہ نور الدین عبد الرحمٰن جامی متوفی 898ھ کی شخصیت سے ناواقف ہو؟ علماء وطلباء تو اپنی جگہ، عوامِ اہلِ سنت کی اکثریت بھی علامہ جامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت کو کسی نہ کسی حوالے سے ضرور جانتی ہے۔

آپ کی گفتگو میں بھی بارہ ائمہ کا ذکر، ترتیب اور عقیدت انتہائی واضح الفاظ میں موجود ہے۔ شواہد النبوۃ میں لگ بھگ ڈیڑھ ہزار سطریں جو بڑے سائز کے تقریباً ساٹھ صفحات پہ پھیلی ہوئی ہیں۔ بطورِ نذرانہ دوازدہ ائمہ کے دربار میں پیش کیں اور ان ائمہ حضرات کے ترتیب وار امام ہونے کی تصریح بھی کی۔

پہلے امام :

صفحہ 159 سے بارہ ائمہ کا ذکر شروع کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه وی امام اول است از ائمه اثناعشر۔

یعنی مولائے کائنات مولا علی بارہ اماموں میں سے پہلے امام ہیں۔

(شواہد النبوۃ ص 159)

دوسرے امام :

مولائے کائنات کے تذکرہ کے بعد امام ثانی امام حسن مجتبیٰ کا ذکر بدیں الفاظ شروع کرتے ہیں :

امیر المؤمنین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنه وے امام دوم است از ائمه اینا عشر رضی اللہ تعالی عنهم کنیت وے ابو محمدست ولقب وی تقی سید۔

امیر المؤمنین حسن۔ آپ بارہ ائمہ میں سے دوسرے امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور لقب تقی اور سید ہے۔ (شواہد النبوۃ ص 171)

تیسرے امام :

امام ثانی کے دربار میں اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے بعد فرمایا :

امیر المؤمنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنه وی امام سیم است وابو الائمه است کنیت وی ابوعبداللہ ولقب وی شهید وسید۔

امیر المؤمنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ تیسرے امام اور ابوالائمہ ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب شہید وسید ہے۔

(شواہد النبوۃ ص 173)

چوتھے امام :

امام چہارم کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وی امام چهارم است وکنیت وی ابو محمد است وابوالحسن وابوبکر نیز گفتہ اند ولقب وی سجاد وزین العابدین ست۔

علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ چوتھے امام ہیں اور آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ ابوالحسن اور ابوبکر بھی لکھا گیا ہے۔ آپ کا لقب سجاد اور زین العابدین ہے۔

(شواہد النبوۃ ص 176)

پانچویں امام :

امام خامس کا ذکر بدیں الفاظ شروع کیا :

محمد بن علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم وی امام پنجم است کنیت وی ابوجعفر است ولقب وی

باقر سمی بذلك لتبقره فی العلم وهو توسعه فيه۔
محمد بن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔پانچویں امام ہیں اور آپ کی کنیت ابوجعفر اور لقب باقر۔آپ کے علم میں وسعت کی وجہ سے۔
(شواہد النبوۃ ص180)

چھٹے امام :

امام سادس کا تذکرہ بدیں الفاظ شروع کیا :

جعفر بن محمدبن علی بن الحسین بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنهم وی امام ششم است وکنیت وی ابو عبداللہ است وقیل ابواسماعیل وله القاب اشهر ها الصادق۔
جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب۔آپ چھٹے امام ہیں اور آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: ابواسماعیل۔آپ کے کئی القاب ہیں اور ان میں سب سے زیادہ مشہور صادق ہے۔(شواہد النبوۃ ص186)

ساتویں امام :

امام ہفتم کے ذکر کا ان الفاظ میں آغاز کیا :

موسی بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنهماوی امام هفتم است لقب وی کاظم وانمالقب بالکاظم لفرط حلمه و تجاوزه عن المعتدین علیه۔
موسیٰ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ساتویں امام ہیں۔آپ کا لقب کاظم ہے۔کاظم لقب کی وجہ آپ کا آپ پر ظلم وزیادتی کرنے والوں سے درگزر اور کمالِ حلم ہے۔(شواہد النبوۃ ص192)

آٹھویں امام :

امام ثامن کا تذکرہ بدیں الفاظ شروع کیا :

علی بن موسی بن جعفر رضی الله تعلیٰ عنهم وی امام هشتم است وکنیت وی ابوالحسن است چون کنیت پدروی کاظم رضی الله تعالی عنه واز کاظم رضی الله تعالیٰ عنه آرندکه فرموده است که ویرا اعطادادم کنیت خود ولقب وی رضااست۔

علی بن موسیٰ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ آپ آٹھویں امام ہیں اور آپ کی کنیت ابوالحسن ہے جیسا کہ آپ کے والدِ گرامی امام موسیٰ کاظم کی یہی کنیت تھی۔ حضرت امام موسیٰ کاظم سے مروی ہے، فرمایا: ”امام علی رضا کو میں نے اپنی کنیت دی ہے“۔ آپ کا لقب رضا ہے۔

(شواہد النبوۃ ص197)

نویں امام :

امام محمد تقی کے مبارک تذکرہ کی شروعات ان الفاظ سے کرتے ہیں :

محمدبن علی بن موسی بن جعفر رضی الله تعالی عنهم وی امام نهم است وکنیت وی ابوجعفر ست در کُنت ونام موافق باقر است رضی الله تعالی عنه ولهذا ویرا ابوجعفر ثانی گفته اندولقب وی تقی وجواد است۔

محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ آپ نویں امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ کنیت میں اور نام میں امام باقر کے موافق

ہیں، اسی وجہ سے آپ کو ابو جعفر ثانی کہا جاتا ہے۔ آپ کا لقب تقی اور جواد ہے۔ (شواہد النبوۃ ص204)

دسویں امام :

امام علی نقی کا ذکرِ مبارک ان الفاظ سے شروع کیا :

علی بن محمدبن علی بن موسی بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهم وی امام دهم است وی ابوالحسن است وویرا ابوالحسن ثالث گفتندے ولقب وی هادی و بعسکری مشهور است۔

علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ آپ دسویں امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور آپ کو ابوالحسن سوم کہتے ہیں۔ آپ کا لقب ہادی ہے اور آپ عسکری کے نام سے مشہور ہیں۔

(شواہد النبوۃ ص207)

گیارھویں امام :

امام یازدہم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حسن بن علی بن محمدبن علی الرضارضی الله تعالی عنهم وی امام یازدهم است وکنیت وی ابومحمداست ولقب وی زکی است وخالص وسراج ووی نیز چون پدر خود بعسکری مشهور است۔

حسن بن علی بن محمد بن علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ آپ گیارھویں امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابومحمد اور لقب زکی، خالص، سراج ہے۔ آپ بھی اپنے والدِ گرامی کی طرح عسکری کے نام سے مشہور ہیں۔

(شواہد النبوت ص210)

بارھویں امام :

امام دوازدہم امام مہدی کا ذکر بدیں الفاظ شروع کیا:

محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی الرضا رضی الله تعالی عنهم وی امام دوازدهم است وکنیت وی ابوالقاسم است۔

محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ آپ بارھویں امام ہیں اور آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

(شواہد النبوۃ ص 212)

اختصار کے پیشِ نظر ہم نے علامہ جامی کی گفتگو کے صرف پہلے پہلے جملے ذکر کیے۔ ورنہ، جیسا کہ سطورِ بالا میں ہم بتا چکے، علامہ جامی نے لگ بھگ ڈیڑھ ہزار سطور بارہ ائمہ کے دربار میں اظہارِ عقیدت کی خاطر صرف اپنی اس ایک کتاب ''شواہد النبوۃ'' میں سپردِ قلم کی ہیں۔

....

فضل اللہ بن روز بہان اور بارہ امام

علامہ شمس الدین سخاوی متوفی 902ھ نے شیخ فضل اللہ بن روز بھان شافعی متوفی 927ھ کا ذکر الضوء اللامع میں بہت اچھے پیرائے میں کیا۔ شیخ فضل اللہ نے ائمہ اہلِ بیت کے دربار میں اپنی حاضری لگوائی۔ لکھتے ہیں :

ما ذکر من فضائل فاطمة صلوات اللہ علی أبیھا وعلیھا وعلی سائر آل محمد والسلام أمر لا ینکر فإن الإنکار علی البحر برحمتہ وعلی البر بسعتہ وعلی الشمس بنورھا وعلی الأنوار بظھورھا وعلی السحاب بجودہ إنکار لا یزید المنکر إلا الاستھزاء بہ ومن ھو قادر علی أن ینکر علی جماعۃ ھم أھل السداد وخزان معدن النبوۃ وحفاظ آداب الفتوۃ صلوات اللہ وسلامہ علیھم۔

مصنف نے سیدۃ نساء العالمین سیدہ فاطمہ زہراء، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمتیں اور سلام ہوں آپ کے والدِ گرامی پہ، آپ پہ اور باقی آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ، آپ کے جو فضائل ذکر کیے۔ وہ ایک ایسا امر ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ سمندر کی رحمتوں، خشکی کی وسعتوں، سورج کی روشنی، روشنیوں کے ظہور، بادل کی سخاوت کا انکار، انکار کرنے والے کے ساتھ استہزاء کے اضافے ہی کا باعث بنتا ہے اور کس کو قدرت ہے کہ وہ ایک ایسی جماعت پر انکار کرے جو اہلِ سداد، کانِ نبوت کی رازگاہ، آدابِ فتوت کے حفاظت کرنے والے ہیں۔ ان پہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمتیں اور سلام ہوں۔

اس کے بعد شیخ فضل اللہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدۃ نساء العالمین علیہا السلام اور بارہ امامانِ اہلِ بیت کی شان وعظمت کے بارے میں اپنا منظوم سلام پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ونعم ماقلت فيهم منظوما :

میں نے ان ہستیوں کی شان میں نظم کی صورت میں بہت اچھی گفتگو کی:

سلام على المصطفى المجتبى
سلام على السيد المرتضى

سلام على سيدنا فاطمة
من اختارها الله خير النسا

سید فاطمہ زہراء پہ سلام۔ جنہیں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سب عورتوں میں سے منتخب کرلیا۔

سلام من المسك أنفاسه
على الحسن الألمعي الرضا

سلام اس ہستی پر جن کی سانسیں مشک ہیں۔ سیدنا امام حسن، انتہائی عقل مند، عینِ رضا۔

سلام على الأورعى الحسين

شهيد ثوى جسمه كربلا

انتہائی پارسا امام حسین شہید پہ سلام۔ جن کا جسدِ اقدس کربلا میں جا گزیں ہوا۔

سلام على سيدالعابدين

على أبى الحسن المجتبى

عبادت گزاروں کے سردار (سیدنا امام علی زین العابدن) پر سلام۔ ابو الحسن مجتبیٰ پر۔

سلام على الباقر المهتدى

سلام على الصادق المقتدى

امام باقر مہتدا پر سلام۔ امام جعفر صادق مقتدا پر سلام۔

سلام على الكاظم الممتحن

رضى السجايا إمام التقى

آزمائشوں پر پورے اترنے والے، طبیعتوں کے پسندیدہ، متقین کے امام، امام موسیٰ کاظم پر سلام۔

سلام على الثامن المؤتمن

على الرضا سيد الأصفيا

آٹھویں امانت دار، امام علی رضا اصفیاء کے سردار پر سلام۔

سلام على المتقى التقى

محمد الطيب المرتجى

متقی وتقی، امام محمد (بن علی تقی) پاکیزہ وامید گاہ پہ سلام۔

سلام على الاريحي النقي

علي المكرم هادي الورى

سخی، نقی، امام علی (بن محمد تقی) عزت والے مخلوق کے ہادی پر سلام۔

سلام على السيد العسكري

إمام يجهز جيش الصفا

سید (امام حسن) عسکری پر سلام۔ وہ امام جو جیشِ صفا کو تیار کریں گے۔

سلام على القائم المنتظر

أبي القاسم القرم نور الهدى

قائم منتظر ابوالقاسم، سید، نورِ ہدیٰ پر سلام۔

سيطلع كالشمس في غاسق

ينجيه من سيفه المنتقى

عنقریب رات میں سورج کی مانند طلوع ہوں گے۔ اپنی چنندہ تلوار کے ساتھ انہیں نجات دیں گے۔

ترى يملأ الأرض من عدله

كما ملئت جور أهل الهوى

تم دیکھو گے زمین کو اپنے عدل سے بھر دیں گے جیسے اہلِ ہوا کے ظلم سے بھر جائے گی۔

سلام عليه و آبائه

وأنصاره ما تدوم السما

آپ پر، آپ کے آباؤ واجداد پر اور آپ کے مددگاروں پر سلام۔ جب تک آسمان کو دوام ہے۔ (ابطال نہج الباطل ص 305,304)

....

ابن طولون اور بارہ امام

شمس الدین محمد بن علی ابن طولون حنفی متوفی 953ھ کثیر التصانیف عالم ہیں۔

آپ نے ساڑھے سات سو سے زائد کتب تصنیف کی۔ آپ کی تصانیف میں ایک کتاب ہے جس میں علامہ ابن طولون نے بارہ ائمہ اہلبیت کا تذکرہ کیا۔ ص118 پہ لکھتے ہیں :

وقد نظمتهم على ذلك فقلت :

میں نے بارہ ائمہ کو نظم میں بیان کیا تو کہا :

عليك بالأئمت الإثنى عشر من

آل بيت المصطفى خير البشر

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر البشر کی آل سے بارہ اماموں (کا دامن) تھام لے۔

ابو تراب حسن حسين وبغض

زين العابدن شين

امام ابوتراب، امامان حسن و حسین۔ اور زین العابدین کا بغض عیب ہے۔

محمد الباقر كم علم درى والصادق

ادع جعفراً بين الورى

محمد باقر کتنا ہی علم جانتے ہیں۔ اور امام جعفر کو مخلوق کے بیچ صادق گن۔

موسى هو الكاظم وابنه على لقبه

بالرضا وقدره على

امام موسیٰ اور وہی کاظم ہیں۔ اور آپ کے بیٹے امام علی جن کا لقب رضا اور مرتبہ بلند ہے۔

محمد التقى قلبه معمور على

النقى دره منثور

امام محمد تقی، آپ کا دل بھر پور ہے۔ امام علی نقی، آپ کا موتی بکھرا ہے۔

والعسکری الحسن المطهر محمد
المهدی سوف یظهر

اور امام عسکری حسن مطہر، امام محمد مہدی عنقریب ظاہر ہوں گے۔
(الائمۃ الاثنا عشر لابن طولون ص 118)

....

علامه شعرانی اور باره امام

علامہ عبدالوہاب شعرانی متوفی 973ھ کی شخصیت علم وعمل، دانش ومعرفت کے اعتبار سے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کا شمار بھی ان اربابِ علم وتقوی میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی گفتگو میں جابجا ائمہ اہلِ بیت کا ذکر کیا اور ان کے ذکر کو برکت جانا۔ یہاں صرف ایک مثال پہ اکتفا کیا جاتا ہے۔ سیدنا امام موسی کاظم کے تذکرہ میں یوں لکھتے ہیں:

ومنهم موسى الكاظم رضى الله تعالى عنه أحد الأئمة الاثنى عشر

یعنی ان ائمہ اہلِ بیت میں سے امام موسی کاظم ہیں اور آپ بارہ اماموں میں سے ایک ہیں۔ (الطبقات الکبری للشعرانی 33/1)

....

علامه علی قاری اور باره امام

علامہ علی قاری متوفی 1014ھ کی شخصیت بھی اہلِ علم کے ہیچ محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ بارہ خلفاء والی حدیث کے تحت رقمطراز ہیں :

قلت : وقد حمل الشيعه الإثنى عشر على أنهم من

أهل بيت النبوت متوالية أعم من أن سكون لهم خلافة حقيقة أو استحقاقا، فأولهم علي، فالحسن، فالحسين، فزين العابدين، فمحمد الباقر، فجعفر الصادق، فموسى الكاظم، فعلي الرضا، فمحمدالتقي،فعلي التقي، فحسن العسكري ، فمحمدالمهدي. رضوان الله عليهم أجمعين. على ماذكره زبدة الأولياء خواجه محمد يارسافي كتاب (فصل الخطاب) مفصلة، وتبعه مولانا نورالدين عبدالرحمن الجامي في أواخرشواهد النبوة، وذكر فضائلهم ومناقبهم وكراماتهم ومقاماتهم.

میں کہتا ہوں: اثنا عشری شیعوں نے اس حدیث کو اس پہ محمول کیا کہ بارہ خلفاء لگا تار اہلِ بیتِ نبوت سے ہیں۔ چاہے یہ ائمہ اطہار حقیقتاً خلیفہ ہوں یا استحقاقاً۔

ان بارہ ائمہ میں سے پہلے مولا علی پھر امام حسن پھر امام حسین پھر امام زین العابدین پھر امام محمد باقر پھر امام جعفر صادق پھر امام موسی کاظم پھر امام علی رضا پھر امام محمد تقی پھر امام علی نقی پھر امام حسن عسکری پھر امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ جیسا کہ زبدۃ الاولیاء خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب میں ان کا تفصیلی ذکر کیا اور مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی نے شواہد النبوۃ کے اواخر میں خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ تعالی کی پیروی کی اور ائمہ اثنا عشر کے فضائل، ان کے مناقب، ان کی کرامات اور اجمالی طور پر ان کے مقامات کا ذکر کیا۔

(مرقاۃ المفاتیح 3864/9)

....

شیخ مجدد اور بارہ امام

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی متوفی 1034ھ بلاشبہ وہ ہستی ہیں کہ آپ کے بعد چشمِ فلک نے ایسی نہ دیکھی۔ حقائق شناس، مقاماتِ اولیاء وصلحاء کے راز داں۔ آپ نے جن الفاظ میں بارہ ائمہ کا ذکر کیا وہ انداز بالکل منفرد اور یکتا ہے۔ آپ کی رائے ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلافصل باطنی خلیفہ سرتاجِ اولیاء شاہ مشکل کشا مولائے کائنات مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم تھے۔ اس مقام پہ مولا علی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صورت یوں بنتی ہے جیسے مولا علی کے سرِ اقدس پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمینِ شریفین ہوں۔ اور اس مقام پہ مولائے کائنات کے ساتھ سیدۂ کونین سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام اور حسنینِ کریمین بھی شریک ہیں۔ حضرت آدم سے لے کر مولا علی کی نشاۃِ عنصری سے پہلے اور بعد میں جس کو ولایت ملی وہ مولا علی ہی کے توسل وتوسط سے ملی۔ پھر یہ مرتبہ قطبیت امام حسن، پھر امام حسین، پھر امام زین العابدین، پھر امام محمد باقر، پھر امام جعفر صادق، پھر امام موسیٰ کاظم، پھر امام علی رضا، پھر امام محمد تقی، پھر امام علی تقی، پھر امام حسن عسکری کو ملا۔ امام حسن عسکری کے بعد حضور غوثِ اعظم اور پھر قربِ قیامت میں امام مہدی۔ علیہم السلام۔

شیخ مجدد رحمہ اللہ تعالیٰ کی گفتگو ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:

وراھی است کہ بقربِ ولایت تعلق دارد اقطاب واوتاد وبدلا ونجباء وعامۂ اولیاء اللہ بھمین راہ واصل اند وراہ سلوک عبارت ازین راہ است بلکہ جذبۂ متعارفہ نیز داخل ھمین است توسط حیلولت درین راہ

کائن است و پیشوائے واصلان این راہ و سرگروہ اینہا و منبع فیض ان بزرگواران حضرت علی مرتضی است کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم و این منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد۔

اور ایک رستہ وہ ہے جو قربِ ولایت سے تعلق رکھتا ہے۔ اقطاب، اوتاد، بدلا، نجبا اور عام اولیاء اللہ اِسی رستہ سے عبارت ہے۔ بلکہ جذبِ متعارف بھی اسی میں داخل ہے۔ اس راہ میں وسائط و وسائل پائے جاتے ہیں۔ اس رستہ کے واصلین کے پیشوا، ان کے سردار، ان بزرگوں کے فیض کا سرچشمہ مولائے کائنات مولا علی ہیں اور اس منصب کا تعلق آپ سے ہے۔

فرمایا:

درین مقام گوئیا ہر دو قدم مبارک آن سرور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام برفرق مبارک اوست کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حضرت فاطمہ وحضرات حسنین رضی اللہ عنھم درین مقام بایشان شریک اند۔

اس مقام پہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمینِ شریفین مولائے کائنات کے سرِ انور واقدس کے اوپر ہیں۔ جگر گوشۂ رسول سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام اور حضراتِ حسنین کریمین اس مقام میں مولائے کائنات کے ساتھ شریک ہیں۔

فرمایا:

انگارم کہ حضرت امیر قبل از نشاءۃ عنصرے نیز ملاذ و ملجا این مقام بودہ اند چنانچہ بعد از نشاءۃ عنصرے و ہر کہ را فیض و ہدایت ازین راہ میر سید بتوسط ایشان میر سید چہ ایشان نزد نقطۂ منتھائے این راہ اند و مرکز این مقام بایشان تعلق دارد۔

میں سمجھتا ہوں کہ مولائے کائنات نشاۃِ عنصری سے پہلے بھی اس

مقام کے ایسے ہی ملجاو جائے پناہ تھے جیسے نشاۃِ عنصری کے بعد۔اور جس شخص کو اس رستے فیض وہدایت ملتی ہے، مولاعلی کے واسطے سے ملتی ہے۔کیونکہ آپ اس رستے کے نقطۂ انتہاء کے پاس ہیں اور اس مقام کا مرکز مولاعلی سے تعلق رکھتا ہے۔

فرمایا:

وچون دورۂ حضرت امیر تمام شد این منصب عظیم القدر بحضرات حسنین ترتیبا مفوض و مسلم گشت و بعد از ایشان ہمان منصب بہر یکے از ائمہ اثناعشر علی الترتیب والتفصیل قرار گرفت و در اعصار این بزرگواران و ہمچنیں بعد از ارتصال ایشان ہر کرا فیض و ہدایت میر سید بتوسط این بزرگواران بودہ و بحیلولۃ ایشانان ہر چند اقطاب و نجبای وقت بودہ باشند ملاذ و ملجاءِ ہمہ ایشان بودہ اند چہ اطراف را غراز لحوق بمرکز چارہ نیست۔

اور جب حضرت مولاعلی کا دورِ اقدس مکمل ہوا تو یہ منصبِ عظیم حضراتِ حسنینِ کریمین کو ترتیب وار سونپ دیا گیا اور ان کے بعد اس منصب نے ائمہ اثناعشر میں سے ہر ایک کے ساتھ بالترتیب والتفصیل قرار پکڑا۔ ان بزرگوں کے دور میں اور یونہی ان کے وصال کے بعد جس کسی کو فیض وہدایت پہنچتی ہے، انہی بزرگوں کے توسط اور انہی کے وسیلے سے پہنچتی ہے۔ ہر چند وقت کے اقطاب و نجباء ہوں، ان سب کے ملجاو ماوی یہی ہستیاں ہیں۔ کیونکہ اطراف کو مرکز سے جڑے بغیر چارہ نہیں۔

(مکتوباتِ امام ربانی دفتر سوم مکتوب 584/2123)

شیخ عبدالرحمن چشتی اور بارہ امام

حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی دہلوی متوفی 1045ھ بھی ان شخصیات سے ہیں جنہوں نے بارہ امامانِ اہلِ بیت کے تذکرہ اور اس فکر کی ترویج واشاعت میں اپنا حصہ شامل کیا۔

مراۃ الاسرار میں لکھتے ہیں :

طبقہ دوم دربیان مجملی از احوال اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجھہ وذکر ائمہ معصومین علیہم السلام۔

دوسرا طبقہ: اسد اللہ الغالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے اجمالی ذکر کے بیان میں۔

(مراۃ الاسرار، ص87)

مولائے کائنات اور حسنینِ کریمین کا ذکر کرنے کے بعد سیدنا امام علی زین العابدین کا تذکرہ ان الفاظ سے شروع کرتے ہیں :

ذکر آں یادگارِ نبوت آن پروردۂ صورت آن پیشوایس دین امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام چہارم است از ائمہ اھلبیت۔

اس یادگار نبور، اس پروردۂ صورت، اس پیشوائے دین امام زین العابدین کا ذکر۔ آپ ائمہ اہلِ بیت میں سے چوتھے امام ہیں۔

(مراۃ الاسرار، ص95)

امام باقر کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

ذکر امام محمد باقر آن عالم بعلوم فضیلت ووارثِ ولایت مرتضی آن پیشوائے اھلِ یقین امام محمد باقر بن امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰ عنھما وی امام پنجم است از ائمہ اھلبیت۔

امام محمد باقر کا ذکر۔ آپ علومِ فضیلت کے عالم اور مولا علی کی ولایت کے

وارث۔ آپ اہلِ یقین کے پیشوا امام محمد باقر بن امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ائمہ اہلِ بیت میں سے پانچویں امام ہیں۔

(مراۃ الاسرار، ص96)

امام جعفر صادق کے تذکرہ میں لکھتے ہیں :

ذکر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وی امام ششم است از ائمہ اھلبیت۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر۔ آپ ائمہ اہلِ بیت علیہم السلام میں سے چھٹے امام ہیں۔

(مراۃ الاسرار، ص97)

امام موسی کاظم کا ذکر بدیں الفاظ شروع کیا:

ذکر امام موسی کاظم وی امام ھفتم است از ائمہ اھلبیت۔

امام موسی کاظم کذکر۔ آپ ائمہ اہلبیت میں سے ساتویں امام ہیں۔

(مراۃ الاسرار، ص97)

امام محمد تقی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

ذکر امام محمد بن علی رضا وی امام نھم است از ائمہ اھل بیت۔

امام محمد بن علی رضا کا ذکر۔ آپ ائمہ اہلِ بیت میں سے نویں امام ہیں۔

(مراۃ الاسرار، ص100)

امام علی نقی کے بارے میں کہا :

ذکر امام ابوالحسن علی نقی بن محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وی امام دھم است۔

امام ابوالحسن علی نقی بن محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ دسویں امام ہیں۔

(مراۃ الاسرار، ص100)

امام حسن عسکری کا تذکرہ ان الفاظ سے شروع کیا :

وی امام سیازدھم از ائمہ اھلبیت است۔

آپ ائمہ اہلِ بیت مں سے گیارھویں امام ہیں۔

(مراۃ الاسرار، ص102)

امام مہدی کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں :

ذکر آن آفتاب دین وملت امام برحق ابوالقاسم بن حسن مھدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وی امام دوازدھم است از ائمہ اھلبیت۔

اس آفتابِ دین وملت امام برحق ابوالقاسم بن حسن مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر۔ ائمہ اہلِ بیت کے بارھویں امام۔

(مراۃ الاسرار، ص103)

شیخِ محقق اور بارہ امام

شیخِ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی 1052ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہ تو اہلِ علم کے ہاں کسی تعارف کی محتاج ہیں اور نہ ہی آپ کے بعد آپ کی کوئی نظیر ملتی ہے۔ آپ کی نظر میں "ائمہ اثناعشر" کی شخصیات کس اہمیت کی حامل تھیں؟

اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت شیخِ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مستطاب "فصل الخطاب" سے خاص ائمہ اثناعشر کے ذکر کو نکال کر مستقل تصنیف کی صورت دے دی۔

اس مستقل تصنیف میں ان عربی عبارات کا ترجمہ کردیا جنہیں حضرت خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ تعالیٰ نے درج کیا تھا۔

اپنے رسالہ کے پہلے صفحہ پر لکھتے ہیں :

این چند فصل سخن است در بیان احوال وسیرت دوازدہ امام پاک سلام اللہ علیہم اجمعین منقول از کتاب مستطاب فصل الخطاب بی زیادت ونقصان۔

یہ چند فصلیں بارہ پاک ائمہ سلام اللہ علیہم اجمعین کی سیرت اور احوال کے بیان میں گفتگو ہے۔ کتاب مستطاب فصل الخطاب سے بغیر کسی کمی بیشی کے منقول ہے۔

(احوالِ ائمہ اثناعشر، ص 01)

قارئینِ کرام !

شیخ محقق تو ائمہ اہلِ بیت کے تذکرہ کو ایسا باعثِ برکت اور اہلِ اسلام کے لیے اس قدر ضروری سمجھیں کہ جو لوگ حضرت خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ تعالیٰ کی مکمل کتاب نہ پڑھ سکیں۔ کوتاہ ہمتی کے سبب پوری کتاب سے استدال نہ کر پائیں تو کم از کم بارہ ائمہ اہلِ بیت کے ذکر سے محروم نہ ہوں۔ لہٰذا شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ تو کم از کم بارہ ائمہ اہلِ بیت کے ذکر سے محروم نہ ہوں۔ لہذا شیخِ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک ذکر کو مستقل تصنیف کی صورت دے دی اور عوام کی آسانی کی خاطر عربی عبارات کا ترجمہ بھی درج کر دیا۔

....

میر محمد صالح اور بارہ امام

میر محمد صالح حسین ترمذی متوفی 1060ھ نے اپنی کتاب مناقبِ مرتضوی کو بارہ ابواب پر تقسیم کیا۔ بارہ ابواب کی بارہ مناسبتیں بیان کرتے ہوئے بارھویں مناسبت یوں درج کی :

دوازدھم: انحصار ائمہ معصومین علیہم السلام نیز در عدد اثنی عشر است۔ بہ حسب احادیث نبوی۔ چنانچہ در صحیحین از جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ مروی است کہ گفت :

سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول : "یکون اثنا عشر أمیرا۔ فقال کلمة لم أسمعها، فقال أبی: إنه قال : کلهم من قریش۔

یعنی شنیدم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ می گفت: بعداز من خواھند بود دوازدہ امیر۔ پس گفت کلمہ ای کہ نشنیدم آن را۔ پدر من گفت: رسول فرمود: آن دوازدہ نفر امیر از قریش خواھند بود۔

بارھویں وجہ : ائمہ معصومین علیہم السلام کا انحصار بھی، احادیثِ نبویہ کے مطابق، بارہ کے عدد میں ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا :

سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول : "یکون اثنا عشر أمیرا۔ فقال کلمة لم أسمعها، فقال أبی: إنه قال: کلهم من قریش۔

یعنی میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی کلمہ ارشاد فرمایا جسے میں نہ سن سکا۔ میرے والد گرامی نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ بارہ امیر قریش سے ہوں گے''۔ (مناقب مرتضوی ص 27)

داراشکوہ اور بارہ امام

شہزادہ محمد داراشکوہ متوفی 1069ھ نے اپنی کتاب ''سفینۃ الاولیاء'' میں واشگاف الفاظ میں بارہ اماموں کا تصور پیش کیا۔ حضرت مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا علیہ السلام کے تذکرہ کے دوران لکھتے ہیں :

حضرت امیر امام اول انداز ائمہ اثنا عشر رضی اللہ عنہم وسلسلہ ھائے جمیع اولیا بایشان منتھی میشود۔

حضرت امیر بارہ اماموں میں سے پہلے امام ہیں اور تمام اولیاء کا سلسلہ آپ پے مکمل ہوتا ہے۔(سفینۃ الاولیاء، ص:22)

دوسرے امام :

مولائے کائنات مولا علی کے تذکرہ کے بعد بالترتیب بارہ امامانِ اہل بیت کا تذکرہ کیا۔سیدنا امام حسن کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

حضرت امیر المؤمنین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت ایشان ابو محمد است ولقب نقی وسید ونام حسن۔

حضرت امیر المؤمنین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔آپ کی کنیت ابو محمد اور لقب نقی اور سید ہے اور نامِ مبارک حسن ہے۔(سفینۃ الاولیاء، ص:22)

تیسرے امام :

سیدنا امام حسین کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

امیر المؤمنین حسین رضی اللہ عنہ کنیت ایشاں ابو عبداللہ ولقب شہید وسید ونام حسین۔

امیر المؤمنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب شہید اور سید ہے۔نامِ نامی حسین۔(سفینۃ الاولیاء، ص:24)

چوتھے امام :

چوتھے امام سیدنا امام علی زین العابدین کے تذکرہ میں لکھتے ہیں :

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت ایشاں ابو محمد است وابوالحسن وابوبکر نیز گفتہ اند ولقب سجاد وزین العابدین ونام علی وھو ابن حسین بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایشان امام چھارم اند۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے اور ابوالحسن بھی۔ اور ابو بکر بھی کہا گیا ہے۔ اور لقب سجاد اور زین العابدین اور نامِ مبارک علی ہے۔ آپ امام حسین بن علی مرتضیٰ کے بیٹے ہیں اور چوتھے امام ہیں۔ (سفینۃ الاولیاء، ص:25)

پانچویں امام :

امام باقر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

امیر المؤمنین امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت ایشان ابو جعفر است ولقب باقر ونام محمد وھو ابن علی بن حسین رضی اللہ تعالی عنھم وایشان امام پنجم اند۔

امیر المؤمنین امام محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہ۔ آپ کی کنیت ابو جعفر ہے اور لقب باقر۔ نام محمد ہے اور آپ حضرت علی بن حسین کے بیٹے ہیں اور پانچویں امام ہیں۔ (سفینۃ الاولیاء، ص:26)

چھٹے امام :

چھٹے امام سیدنا امام جعفر صادق کے تذکرہ میں لکھا :

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کنیت ایشان ابو عبداللہ است یا ابو اسماعیل ولقب صادق جعفر نام وھو ابن محمد بن علی بن حسین بن علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنھم ایشان امام ششم اند۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے یا ابو اسماعیل۔ اور لقب صادق۔ جعفر نام ہے۔ آپ حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی کے بیٹے ہیں۔ آپ چھٹے امام ہیں۔

(سفینۃ الاولیاء، ص:27)

ساتویں امام :

امام موسیٰ کاظم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

حضرت امام موسیٰ کاظم کنیت ایشان ابوالحسن است وابوابراہیم ولقب کاظم نام موسیٰ وھوابن جعفرالصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما وایشان امام ہفتم انداز ائمہ اثنا عشر۔

حضرت امام موسیٰ کاظم۔ آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور ابوابراہیم۔ لقب کاظم اور نام موسیٰ۔ آپ جنابِ جعفر صادق کے بیٹے ہیں۔ اور آپ بارہ ائمہ میں سے ساتویں امام ہیں۔

(سفینۃ الاولیاء، ص:28)

آٹھویں امام :

حضرت امام علی رضا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت ایشان ابوالحسن است چون کنیت پدر واز امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آرند کہ فرمودہ اند ویرا عطا کردم کنیت خود ولقب رضا است ونام علی وھو ابن موسیٰ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وایشاں امام ہشتم اند۔

امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کی کنیت ابوالحسن ہے جیسے آپ کے والدِ گرامی کی کنیت۔ امام موسیٰ کاظم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت علی رضا کو میں نے اپنی کنیت عطا کی ہے۔ لقب رضا ہے اور نامِ گرامی علی۔ آپ حضرت موسیٰ بن جعفر کے بیٹے ہیں اور آٹھویں امام ہیں۔

(سفینۃ الاولیاء، ص:29)

نویں امام :

حضرت امام محمد تقی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

حضرت امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت ایشان ابوجعفراست ایشانرا ابوجعفر ثانی نیز گفتہ اند ولقب تقی وجواد ونام محمد وھوابن علی بن موسی بن جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنھم ایشان امام نھم اند۔

حضرت امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کی کنیت ابوجعفر ہے اور آپ کو ابوجعفر ثانی بھی کہتے ہیں۔ لقب تقی اور جواد اور نام مبارک محمد۔ آپ امام علی بن موسی بن جعفر صادق کے بیٹے ہیں۔ آپ نویں امام ہیں۔

(سفینۃ الاولیاء، ص:32)

دسویں امام :

دسویں امام حضرت امام علی نقی کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

حضرت امام علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت ایشان ابوالحسن است وایشانرا ابی الحسن ثالث گفتندے ولقب ھادی وزکی وعسکری وبہ نقی مشھور اند ونام علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وایشان امام دھم اند۔

حضرت امام علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور آپ کو ابوالحسن ثالث کہتے ہیں۔ لقب ہادی، زکی، عسکری۔ اور نقی کے ساتھ مشہور ہیں۔ نامِ مبارک علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر صادق۔ اور آپ دسویں امام ہیں۔

(سفینۃ الاولیاء، ص:33)

گیارھویں امام :

حضرت امام حسن عسکری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت ایشان ابومحمد است ولقب زکی وخالص وسراج وبعسکری مشھور اندونام حسن وھوبن علی بن محمد بن علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنھم وایشان امام یازدھم ازایمہ اثنا عشر۔

امام حسن عسکری۔ آپ کی کنیت ابومحمد ہے اور لقب زکی، خالص، سراج اور عسکری کے ساتھ مشہور ہیں۔ نامِ مبارک حسن اور آپ امام علی بن محمد بن علی رضا کے بیٹے ہیں۔ اور آپ بارہ اماموں میں سے گیارھویں امام ہیں۔

(سفینۃ الاولیاء، ص:34)

بارھویں امام :

حضرت امام محمد مہدی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

حضرت امام محمد۔ کنیت ایشان ابوالقاسم است ونام محمد وھوابن حسن بن علی بن محمد بن علی الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنھم وایشان امام دوازدھم ازائمہ اثنا عشر بقول اھلِ سنت وجماعت۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ نام مبارک محمد اور آپ امام حسن بن علی بن محمد بن علی رضا کے بیٹے ہیں۔ اور آپ اہلِ سنت کے قول کے مطابق بارہ ائمہ میں سے بارھویں امام ہیں۔

(سفینۃ الاولیاء، ص:35)

قارئین کرام : شہزادہ محمد داراشکوہ کا آخری جملہ خصوصی توجہ چاہتا ہے۔ لکھتے ہیں :

وایشان امام دوازدھم از ائمہ اثناعشر بقول اھلِ سنت وجماعت۔

یعنی حضرت امام محمد مہدی اہلسنت کے قول کے مطابق بارہ ائمہ میں سے بارھویں ہیں۔

....

شاہ ولی اللہ اور بارہ امام

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی 1176ھ آپ اپنے مکاشفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

ومنها أني رأيت أرواح أئمة أهل البيت في حظيرة القدس بأتم وجه وأكمل وضع وعلمت أن منكرهم والمشاحن لهم في خطر عظيم۔

انہی میں سے ہے کہ : میں نے ائمہ اہلِ بیت کی ارواحِ مقدسہ کو جنت میں اتم واکمل حالت میں دیکھا۔ اور میں نے جان لیا کہ ان ہستیوں کا منکر اور ان سے کینہ رکھنے والا بڑے خطرے میں ہے۔

(تفہیمات الٰہیہ 107/1)

علامہ معین سندھی اور بارہ امام

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے شاگرد علامہ محمد معین بن محمد امین سندھی متوفی 1161ھ کی گفتگو ہم مقدمۂ کتاب میں بھی ذکر کر چکے اور بتا چکے کہ آپ نے بارہ خلفاء والی حدیث سے مراد کی نشاندہی کے سلسلے میں مستقل تصنیف موسوم بہ ''مواہب سید البشر فی حدیث الائمۃ الاثنی عشر'' سپردِ قلم کی۔ مختلف احتمالات پہ گفتگو کرنے اور

ان کا مالہ اور ما علیہ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

فالأئمة الاثنی عشر خلفائے جدهم صلوات الله علیه وسلامه وتمت خلافتهم بمثل هذه البیعة

بارہ امامانِ کرام اپنے جد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفاء ہیں اوران کی خلافت اسی بیعت (روحانی) کی مانند قرار پائی۔

(مواہب سید البشر فی حدیث الائمۃ الاثنی عشر، ص:52)

کتاب کے خاتمہ کی ابتداء میں کہا :

الخاتمت فی ذکر أسماء الأئمت الاثنی عشروکناهم وألقابهم ولادتهم وأیام ولادتهم وأشهر ولادتهم ومدة أعمارهم ومدة إرشادهم الخلق إلی الله سبحانه وذکر ملوك زمان ولادتهم وأسباب وفاتهم وأیام وفاتهم وأعوام وفاتهم وأشهر وفاتهم وبلادالمقابر ومواضع المقابر۔

کتاب کا خاتمہ بارہ اماموں کے ناموں، ان کی کنیات، ان کے القاب، ان کے آباء کے نام، ان کی امہات کے نام، ان کی اولاد کی تعداد، ان کی انگوٹھیوں کے نقش، ان کی پیدائش کی جگہوں، ان کی پیدائش کے ایام، ان کی پیدائش کے مہینے، ان کی عمروں کی مدت، ان کی پیدائش کے دور میں بادشاہوں کا ذکر، ان کی وفات کے اسباب، ان کی وفات کے دن اور مہینے، مزارات کے شہر اور مزارات کی جگہوں کے بیان میں۔

(مواہب سید البشر فی حدیث الائمۃ الاثنی عشر، ص:155)

کتاب کے خاتمہ کی ابتداء میں کہا :

الخاتمة فی ذکر أسماء الأئمة الاثنی عشر وکناهم

وألقابهم وأسماء آبائهم وأمهاتهم وتعداد أولادهم ونقول خواتيمهم ومحال ولادتهم وأيام ولادتهم وأشهر ولادتهم ومدة أعمارهم ومدة إرشادهم الخلق إلى الله سبحانه وذكر ملوك زمان ولادتهم وأسباب وفاتهم وأيام وفاتهم وأعوام وفاتهم وأشهر وفاتهم وبلاد المقابر ومواضع المقابر۔

کتاب کا خاتمہ بارہ اماموں کے ناموں، ان کی کنیات، ان کے القاب، ان کے آباء کے نام، ان کی امہات کے نام، ان کی اولاد کی تعداد، ان کی انگوٹھیوں کے نقش، ان کی پیدائش کی جگہوں، ان کی پیدائش کے ایام، ان کی پیدائش کے مہینے، ان کی عمروں کی مدتیں، ان کے مخلوقِ خداوندی کی اللہ سبحانہ وتعالی کی جانب رہنمائی کی مدت، ان کی پیدائش کے دور میں بادشاہوں کا ذکر، ان کی وفات کے اسباب، ان کی وفات کے دن اور مہینے، مزارات کے شہر اور مزارات کی جگہوں کے بیان میں۔

(مواہب سید البشر فی حدیث الائمۃ الاثنی عشر ص:155)

سید عبد اللہ میرغنی اور بارہ امام

امام عارف باللہ سید شریف ابو السیادۃ عبد اللہ بن ابراہیم میرغنی طائفی متوفی 1207ھ شیخ مرتضی زبیدی کے شیخ ہیں۔ آپ کا شمار بھی ان اہلِ علم وصلاح میں ہوتا ہے جنہوں نے بارہ ائمہ کی شان میں مستقل کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ کی اس باب میں تصنیف کا نام "الفروع الجوہریۃ فی الائمۃ الاثنی عشریۃ" ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور بارہ امام

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی متوفی 1225ھ کی شخصیت بھی ان چند بزرگوں میں سے ایک ہے جن کی کتاب نہ صرف درسِ نظامی کے نصاب کا حصہ بلکہ طلبائے درسِ نظامی کی لوحِ جدید پر نقشِ اولین کے لئے چنی گئی ہیں۔ آپ کی کتاب "مالابدمنہ" درسِ نظامی کے پہلے سال میں پڑھائی جاتی ہے۔ آپ نے اپنی مختلف کتب میں جابجا بارہ امامانِ اہلِ بیت کا ذکر جس عقیدت واحترام کے ساتھ کیا، اس عقیدت واحترام کو لاکھوں سلام۔

تفسیرِ مظہری میں فرماتے ہیں :

ان علیا رضی الله عنه والائمة من أولاده كانوا اقطاالكمالات الولاية ومن أجل ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **انا مدينة العلم و على بابها**

بے شک مولا علی اور آپ کی اولاد کے ائمہ کمالاتِ ولایت کے قطب تھے۔ اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

پھر اس حدیث کی قدرے تحقیق اور شواہد کی طرف اشارہ کے بعد فرمایا :

ومن أجل ذلك ترى كثيرا من سلاسل المشائخ تنتهى الى ائمة اهل البيت ومضى كثير من الأولياء فى السادات العظام منهم غوث الثقلين محى الدين عبدالقادر الجيلانى الحسن الحسينى وبهاء الدين النقشبندى والسيدالسند مودودالچشتى والسيدمعين الدين الچشتى وابوالحسن الشاذلى وغيرهم ومن أجل ذلك قال رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم انى تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتی۔

یہی وجہ ہے کہ تم مشائخ کے بیشتر سلاسل کو دیکھو گے جو ائمہ اہلِ بیت پہ جا کر مکمل ہوتے ہیں اور ساداتِ عظام میں کثیر اولیاء گزرے۔ ان میں سے: غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی، حضرت بہاؤالدین نقشبند، حضرت سید سند مودود چشتی، حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی، حضرت ابوالحسن شاذلی وغیرہم ہیں۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے بیچ دو بیش قیمت چیزیں چھوڑنے والا ہوں: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب اور اپنی عترت۔

(تفسیر مظہری 320/8)

قاضی صاحب کی مزید گفتگو سنیے:

قلت رجال هذه الامة اكثر إرشادا وأقوى تأثيرا فى الناس بالجذب الى الله تعالى من رجال الأمم السابقة وكان قطب ارشادكمالات الولاية على عليه السلام ما بلغ أد من الأمم السابقة درجة الاولياء الابتوسط روحه رضى الله عنه ثم كان بتلك المنصب الائمة الكرام ابناؤه الى الحسن العسكرى۔

میں کہتا ہوں: اس امت کے رجال، سابقہ امتوں کے رجال کی نسبت، ذاتِ خداوندی کی جانب لے جانے کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی کے اعتبار سے اکثر اور ان میں اثر انداز ہونے کے لحاظ سے زیادہ قوی ہیں۔ کمالاتِ ولیات کے قطبِ ارشاد مولا علی علیہ السلام تھے۔ پچھلی امتوں میں سے بھی کوئی شخص اولیاء کے درجہ تک نہیں پہنچا

مگر مولا علی کی روحِ شریفہ کے توسط سے۔ پھر اس منصب پہ ائمہ کرام، مولا علی کے بیٹے حضرت امام حسن عسکری تک۔

(تفسیر مظہری 120/2)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیرِ مظہری میں جا بجا بارہ امامانِ اہلِ بیت کی بارگاہوں میں اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور فقط تفسیر مظہری میں ہی نہیں، ''السیف المسلول'' نامی مبسوط کتاب تحریر فرمائی۔ اس کتاب کا خاتمہ شانِ اہلِ بیت اور عظمتِ ائمہ اہلِ بیت کے ساتھ خاص کیا۔ خاتمہ کا عنوان بدیں الفاظ باندھا:

خاتمہ در ذکر ائمہ اہلبیت

خاتمہ۔ ائمہ اہلِ بیت کے ذکر میں۔

فکرِ اہلِ سنت میں امام کے معنی

پھر امام کے مختلف معانی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

وبعضی از اکابر اولیاء امت را کشف صریح کہ یکے از اسباب علم است وسابق در اسباب علم مذکور شد امام را بمعنی دیگر ظاہر گشتہ وآن آنست کہ: فیوض و برکات کارخانہ ولایت کہ از جناب الٰہی بر اولیاء اللہ نازل مے شود اول بر یک شخص نازل مے شود وازاں شخص قسمت شدہ بہر یک از اولیائے عصر موافق مرتبہ وبحسب استعداد اومی رسد و ہیچ کس را از اولیاء اللہ بے توسط او فیضی نمی رسد وکسے از مردانِ خدا بے وسیلہ اور درجہ ولایت نمی یابد اقطاب جزئی واوتاد وابدال ونجباء ونقباء وجمیع اقسام اولیائے خابوے محتاج می باشند صاحب این منصب عالی را امام وقطبِ ارشاد بالاصالۃ نیز خوانند۔

امت کے بعض اکابر اولیاء کو کشفِ صریح، جو کہ علم کے اسباب میں سے ایک ہے اور پہلے اسبابِ علم میں مذکور ہو چکا، اس کے ذریعہ امام کے ایک دوسرے معنی

واضح ہوئے ہیں اور وہ یہ ہیں :

کارخانہ ولایت کے فیوض و برکات جو بارگاہِ خداوندی سے اولیاء اللہ پر نازل ہوتے ہیں، پہلے ایک شخص پر اترتے ہیں اور اُس شخص سے تقسیم ہو کر اولیاء وقت میں ہے ہر ایک کو ان کے مرتبہ واستعداد کے مطابق پہنچتے ہیں۔ اولیاء اللہ میں سے کسی کو بھی اس شخص کی وساطت کے بغیر کوئی فیض نہیں پہنچتا اور مردانِ خدا میں سے کوئی شخص اس ہستی کے وسیلہ کے بغیر درجہ ولایت نہیں پاتا۔ جزئی اقطاب، اوتاد، ابدال، نجبا، نقبا اور تمام اقسام کے اولیاء اللہ اس ہستی کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس منصب عالی پہ فائز شخص کو امام، قطب الارشاد بالاصالۃ اور منبعِ فیضِ ولایت بھی کہتے ہیں۔

پھر فرمایا :

واین منصب عالی از وقت ظهور آدم علیه السلام بروحِ پاک علی مرتضیٰ کرم الله وجهه مقرر بود که پیش از نشاة عنصری آنحضرت هم درامم سابقه هر کرادرجه ولایت میرسد بتوسط روح پاک آنحضرت میرسد و بعد وجود عنصری تاوقت رحلت اوازصحابه وتابعین همه رااین دولت بتوسط اورسیده وبعد رحلت اواین منصب عالی بحسن مجتبیٰ وبعد ازوی به حسین شهید کربلا پستر به امام زین العابدین پستر به محمد باقر بعد ازان به جعفر صادق پستر بموسیٰ کاظم پستر به علی الرضا پستر بمحمد التقی بعد ازان بعلی النقی پستر به حسن العسکری علیهم السلام آن منصب عالی مفوض گشته۔

اور یہ منصب عالی ظہور سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانے سے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی روح پاک کے لیے مقرر تھا۔ حضرت مولا علی کی نشاۃ عنصری سے پہلے بھی سابقہ امتوں میں سے جس شخص

کو درجہ ولایت ملنا، حضرت مولا علی کی روحِ پاک کے واسطے سے ملنا۔ اور آپ کے وصال شریف کے بعد یہ منصبِ عالی حضرت امام حسن مجتبی اور آپ کے بعد حضرت امام حسین شہیدِ کربلا۔ پھر امام زین العابدین۔ پھر امام محمد باقر۔ پھر امام جعفر صادق۔ پھر امام موسی کاظم۔ پھر امام علی رضا۔ پھر امام محمد تقی۔ پھر امام علی نقی۔ پھر امام حسن عسکری کو یہ منصبِ عالی سونپا گیا۔

پھر فرمایا :

وچوں امام محمد مھدی ظاہر شود ایں منصب عالی تا انقراض زمان بوے مفوض باشد۔

جب امام مہدی ظاہر ہوں گے یہ منصب بلند اختتام زمانہ تک ان کے سپرد رہے گا۔

پھر فرمایا:

واین مدعا بکشف والھام ثابت شدہ واستنباط ایں مدعا از کتاب اللہ واز حدیث سرورِ پیغمبران صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم می توانیم کرد۔

یہ مدعا کشف والہام کے ساتھ ثابت ہوا ہے اور ہم اس مدعا کا استنباط کتاب اللہ اور سید الرسل صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم کی حدیث پاک سے بھی کر سکتے ہیں۔ (السیف المسلول ص 230,229)

شاہ عبدالعزیز اور بارہ امام

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی 1239ھ کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ ردِ شیعہ میں عرب وعجم میں انتہائی اہمیت کی حامل کتاب ہے۔ اس کی نسبت میں جو کلام ہے، یہاں ہم اس پہ گفتگو نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن کم از کم علامہ عبدالعزیز محدث دہلوی پر تو رافضیت یا شیعیت کا دھبہ نہیں۔

اس کتاب میں بھی آپ نے ائمہ اہلبیت کی حقیقت، آپ کے مقام ومرتبہ کو مانا اور اعتراض کہ ''اہلسنت ائمہ اہلبیت کونہیں مانتے'' اس کے رد میں مفصل گفتگو کی۔ اسی دوران کہا:

واہل سنت سلاسل ولایت را منحصر در ذواتِ عالیات ایشان دارند وحدیث ثقلین نیز بھمین طریق اشارہ میفرمایدزیرا کہ کتاب اللہ برائے تعلیم ظاہر شریعت کافی است وعلم لغت واصول کہ تعلق بوضع وعقل دارد درامداد درامداد فہم شریعت بسندہ است حاجت بارشاد امامی نیست وآنچہ محتاج بتعلم امام است دقائقِ سلوک طریقت است کی صراحۃ از کتاب اللہ مفھوم نمی شود وحضرات ائمہ نیز این اشارہ را فھمیدہ عنان عنایت خود را مصروف ھمین امر ضروری ساختہ اندوامر اول را بطریق اجمال القافرمودہ بعلم وعقل مجھدین واگذاشتہ اند۔

اہلِ سنت، ولایت۔

اہلِ سنت، ولایت کے سلاسل کوانہی کی ذواتِ عالیہ میں منحصر جانتے ہیں اور حدیثِ ثقلین بھی اسی جانب اشارہ فرمارہی ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب ظاہر شرع کی تعلیم کے لیے کافی ہے اور علم لغت واصول جن کا تعلق وضع اور عقل سے ہے۔ شرع شریف کے سمجھنے میں کافی ہیں اور کسی امام کی رہنمائی کی حاجت نہیں۔ جو چیز امام کی تعلیم کی محتاج ہے وہ سلوکِ طریقت کے وقائق ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب سے صراحۃً نہیں سمجھے جاسکتے اور حضراتِ ائمہ نے بھی اس اشارہ کو سمجھتے ہوئے اپنی توجہات کو اس ضروری امر میں مصروف کردیا اور امر اول کو بطورِ اجمال القافرما کر مجہدین کے علم و عقل کے پردے کھول دیئے۔

(تحفہ اثنا عشریہ ص76)

چند صفحات بعد بارہ امامانِ اہلِ بیت سے اپنی عقیدتوں کا اظہار بدیں الفاظ کرتے نظر آتے ہیں:

وما در ینجا تبرکا بعد دائمہ اثنا عشر علیہم السلام دوازدہ وجہ یاد کنیم۔

اور ہم یہاں بارہ ائمہ علیہم السلام کے عدد سے برکت حاصل کرنے کے لیے بارہ وجوہ ذکر کریں گے۔

(تحفہ اثنا عشریہ ص 80)

....

شیخ شبلنجی اور بارہ امام

تیرہویں صدی کے عالِم بے بدل شیخ مؤمن بن حسن مؤمن شبلنجی نے "نور الابصار" کا دوسرا باب حسنین کریمین اور باقی ائمہ اثنا عشر کی شان میں رقم کیا۔ باب کو عنوان دیا:

الباب الثانی فی ذکر مناقب الحسن والحسین وباقی الأئمة الاثنی عشر رضی الله تعالیٰ عنهم أجمعين۔

دوسرا باب: حسنینِ کریمین علیہما السلام اور ائمہ اثنا عشر میں سے باقی ائمہ کے مناقب کے بیان میں۔

پھر ترتیب وار سیدنا امام حسن، پھر سیدنا امام حسین، پھر سیدنا امام زین العابدین، پھر سیدنا امام محمد باقر، پھر سیدنا امام جعفر صادق، پھر سیدنا امام موسیٰ کاظم، پھر سیدنا امام علی رضا، پھر سیدنا امام محمد تقی، پھر سیدنا امام علی نقی، پھر سیدنا امام حسن عسکری، پھر سیدنا امام محمد مہدی کا تذکرہ کرتے ہوئے تقریباً سوا سو صفحات پر نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔

(نور الابصار ص 223 تا ص 349)

قارئین کرام !

یہ تو ہم اکابرِ اہل سنت کی ائمہ اہلِ بیت کے بارے میں صدیوں پر محیط فکر کو انتہائی اختصار کے ساتھ ذکر کر رہے ہیں۔ ورنہ اس باب کی مکمل تفصیل کے لئے کئی مجلدات درکار ہیں۔ لیکن افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے آپ کو سُنّی کہتے ہیں لیکن انہی ائمہ اطہار کے ذکر و ترتیب کو سازش اور گیم قرار دیتے ہیں۔ علیہم ما علیہم

....

نواب صدیق حسن خان اور بارہ امام

نواب سید محمد صدیق حسن خان قنوجی متوفی 1307ھ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کا تعلق حضرات غیر مقلدین سے تھا۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے بارہ امامانِ اہلِ بیت کے دربار میں اپنی عقیدتوں اور محبتوں کا نذرانہ پیش کیا اور ائمہ اثنا عشر کی شان میں مستقل کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام رکھا: **"تشریف البشر بذکر الائمة الاثنی عشر"**

کتاب کے مندرجات اپنی جگہ۔۔۔ اہلِ عقل صرف نام ہی سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ نواب سید محمد صدیق حسن خان قنوجی بارہ امامانِ اہلِ بیت کے ساتھ کس گہری عقیدت و محبت کے حامل تھے۔ ان بارہ ائمہ کا ذکر نوعِ انسانی کے لئے باعثِ شرف جانتے تھے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ ناصبی ملاّ جو اپنے آپ کو سُنّی کہتے نہیں تھکتے، لیکن انہی ائمہ اطہار کی عقیدت و محبت کو سازش اور گیم گردانتے ہیں۔

علامہ وحید الزمان اور بارہ امام

بندہ نے بابائے ناصبیت غلام رسول ناصبی کی گفتگو سنی تو سخت رنج ہوا۔ کیونکہ یہ بندہ اس وقت بریلویوں کی نمائندگی کرتا ہے اور کسی دور میں بریلوی حضرات کا شمار محبینِ اہلِ بیت میں ہوا کرتا تھا۔ بریلوی حضرات ایک عرصے تک سمجھاتے رہے کہ دیوبندی اور غیر مقلد حضرات اہلِ بیتِ پاک کے دُشمن ہیں۔ یہ موقع اس دعویٰ کی

گہرائی کی جانب جانے کا نہیں لیکن یہاں اتنا ذکر کرنا ضروری ہے کہ : بارہ ائمہ کی خصوصیت کو تو غیر مقلدین علماء نے بھی تسلیم کیا ہے۔
جس بات کا انکار غیر مقلدین بھی نہ کریں، بریلویوں کے اسٹیجوں پر ان باتوں کا نہ صرف انکار بلکہ کھلی عام اشی سازش قرار دیا جائے تو پھر بریلویوں کو سوچ لینا چاہیے کہ آج کل یہ شعر کس پر منطبق ہوگا :

اہلِ بیتِ پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنة الله عليكم دشمنانِ اہلِ بیت

مشہور غیر مقلد عالم وحید الزماں حیدر آبادی متوفی 1336ھ لکھتے ہیں:

أهل الحديث يتبرأون من دأب الروافض الذين يبغضون الصحابة ويسبونهم وكذلك يتبرأون من طريق الخوارج والنواصب الذين يبغضون أهل البيت والأئمة الأطهار فطريقتهم هى الطريقة المثلى والجادة الفضلى هم سلم لمن سالم أهل البيت وحرب لمن حاربهم ولوجرى الحرب بين سيدناعلى وبين معاوية فى عصرنا لكنا مع على ثم بعده مع إمامناالحسن بن على ثم بعده مع إمامنا الحسين بن على ثم بعددمع امامنا على بن الحسين ثم بعده مع إمامناجعفر بن محمدالصادق ثم بعده مع إمامناموسى بن جعفرثم بعده مع :امامناعلى بن موسى الرضاثم بعده مع إمامنامحمدبن على ثم بعده مع إمامنا على بن محمدالهادى التقى ثم بعده مع إمامنا حسن بن على العسكرى النقى ثم إن بقينا إن شاء الله نكون مع إمامنا السيد محمدبن عبدالله

المهدی الفاطمی المنتظر هؤلاء الأئمة الاثناعشرهم الأمراء فی الحقیقة انتهت إلیهم خلافة سید المرسلین وریاسة الدین المتین فهم شموس سماء الإیمان والیقین وأماملوك بنی أمیة والعباسیة فلم یکونوأئمة الدین بل أکثرهم کانوالصوصامتغلبین سفکوادماء المسلمن وملأوالأرض جورا وظلما وعدوانا کما ملأت فی عهدالنبی وخلفائه الراشدن عدلا ونوراوإیمانا اللهم احشرنا مع هؤلاء الأئمة الاثناعشر وثبتناعلی حبهم إلی یوم النشر۔

اہلِ حدیث رافضیوں، جوصحابہ کرام سے بغض رکھتے ہیں اور انہیں گالیاں بکتے ہیں، ان کے طریق سے بھی بیزار ہیں اورخوارج ونواصب سے بھی بیزار ہیں جواہلِ بیتِ کرام اورائمہ اطہار سے بغض رکھتے ہیں۔اہلِ حدیث کارستہ ہی سب سے بہتر رستہ اورسب سے افضل شاہراہ ہے۔اہلِ حدیث کی اس سے صلح ہے جواہلِ بیت سے صلح کرلے اوراہلِ حدیث کی اس سے جنگ ہے جواہلِ بیت سے لڑے۔

اوراگر ہمارے دورمیں ہمارے سید حضرت علی اورمعاویہ کے بیچ جنگ ہوجائے توہم حضرت علی کے ساتھ ہوں گے۔پھران کے بعداپنے امام حسن بن علی کے ساتھ۔پھران کے بعداپنے امام حسین بن علی کے ساتھ۔پھران کے بعداپنے امام علی بن حسین کے ساتھ۔پھران کے بعداپنے امام محمد بن علی باقر کے ساتھ۔پھران کے بعداپنے امام جعفربن محمد صادق کے ساتھ۔پھران کے بعداپنے امام موسی بن جعفرکاظم کے ساتھ۔پھران کے بعداپنے امام علی بن موسی

رضا کے ساتھ۔ پھر ان کے بعد اپنے امام محمد بن علی کے ساتھ۔ پھر ان کے بعد اپنے امام علی بن محمد ہادی تقی کے ساتھ۔ پھر ان کے بعد اپنے امام حسن بن علی عسکری نقی کے ساتھ۔ پھر اگر ہم باقی رہے، اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے چاہا، تو ہم اپنے امام محمد بن عبداللہ مہدی فاطمی منتظر کے ساتھ ہوں گے۔ یہ بارہ ائمہ ہی درحقیقت امیر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت اور دین کی ریاست انہی تک پہنچی۔ پس وہ یقین وایمان کے آسمان کے سورج ہیں۔ رہی بات بنوامیہ اور عباسی بادشاہوں کی تو وہ لوگ ائمۂ دین نہیں تھے بلکہ ان میں سے اکثر چور تھے، زبردستی غالب آنے والے۔ مسلمانوں کے خون بہائے اور زمین کو ظلم وجور اور دشمنی سے بھر دیا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دور میں انصاف، نور اور ایمان سے بھری ہوئی تھی۔ اے اللہ! ہمارا حشر ان بارہ ائمہ کے ساتھ فرما اور ہمیں تا قیامت ان کی محبت پہ ثابت قدم رکھ۔

(ہدیۃ المہدی ص 102۔103)

....

حرفِ آخر

بندہ اپنی گفتگو کا اختتام عامر بن عبداللہ بن زبیر کے ان جملوں پر کرنا چاہے گا۔ آپ کہا کرتے تھے:

إن الله لم يرفع شيئًا فاستطاع الناس خفضه، انظروا إلى مايصنع بنو أمية، يخفضون عليا ويغرون بشتمه وما يزيده الله بذلك إلا رفعة.

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جس کو بلندی بخشی ہو، لوگ اسے نیچا نہیں کر سکتے۔ بنوامیہ کے کرتوت دیکھو۔ حضرت علی کو نیچا کرنا چاہتے ہیں اوران کو گالی دینے پر اُبھارتے ہیں۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی اس ذریعہ حضرت علی کی بلندی کو اور بڑھاتا ہے۔

(تاریخِ دمشق 68/13، بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب 386/5)

منم سنّی پاک و پیر و شرع رسول اللہ
ز عشق مرتضٰی نادان بہ رفضم متّہم دارد
اگر عشق علی رفض است پس رفض است ایمانم
خدا زین شیوہ در محشر مرا بس محترم دارد
امیرالمؤمنین حیدر علی بن ابی طالب
چو دارد حامی خود کشفی از دشمن چہ غم دارد

(مناقبِ مرتضوی ص228)

....

جزء

حديث" الخلفاء من بعدى اثناعشر"

مرتب

خسروقاسم

بسم الله الرحمٰن الرحيم

١- صحيح البخارى – كتاب الأحكام – باب الإستخلاف

٦٧٩٦- سمعت جابر بن سمرةؓ قال: سمعت النبى ﷺ يقول: يكون إثنا عشر أميرا، فقال: كلمة لم أسمعها، فقال أبى: إنه قال: كلهم من قريش.

٢- البخارى – التاريخ الكبير – الجزء: (8) – رقم الصفحة: (410) – باب يونس

٣٥٢٠- يونس بن أبى يعفور العبدى وإسم أبى يعفور وقدان، قال: فضيل بن عبد الوهاب، نا: يونس بن أبى يعفور العبدى قال:، حدثنا: عون بن أبى جحيفة، عن أبيه قال: سمعت النبى (ص): يقول: لا يزال أمر أمتى صالحاً حتى يمضى إثنا عشر خليفة كلهم من قريش.

٣- صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب الناس تبع لقريش والخلافة فى قريش.

١٨٢١- عن جابر بن سمرةؓ قال: دخلت مع أبى على النبى ﷺ فسمعته يقول: ان هذا الأمر لا ينقضى حتى يمضى فيهم اثنا عشر خليفة، قال: ثم تكلم بكلام خفى علىّ، قال: فقلت لأبى: ماقال؟ قال: كلهم من قريش.

٤- صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب الناس تبع لقريش والخلافة فى قريش.

١٨٢١۔ عن جابر بن سمرةؓ قال: سمعت النبیﷺ یقول: لا یزال أمر الناس ماضیاً ما ولیهم اثناعشر رجلاً۔ ثم تکلم النبی بکلمة خفیت علیّ، فسألت أبی: ماذا قال رسول اللهﷺ؟ فقال: کلهم من قریش۔

٥۔ صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب الناس تبع لقریش والخلافة فی قریش۔

١٨٢١۔ عن سماك بن حرب قال: سمعت جابر بن سمرة یقول: سمعت رسول اللهﷺ یقول: لا یزال الاسلام عزیزاً الی اثنی عشر خلیفة، ثم قال کلمة لم أفهمها، فقلت لأبی: ما قال؟ فقال: کلهم من قریش۔

٦۔ صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب الناس تبع لقریش والخلافة فی قریش۔

١٨٢١۔ عن الشعبی عن جابر بن سمرة قال، قال النبیﷺ: لا یزال هذا الأمر عزیزاً الی اثنی عشر خلیفة، ثم تکلم بشئ لم أفهمه، فقلت لأبی: ما قال؟ فقال: کلهم من قریش۔

٧۔ صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب الناس تبع لقریش والخلافة فی قریش۔

١٨٢١۔ عن الشعبی عن جابر بن سمرة قال، انطلقت الی رسول اللهﷺ ومعی أبی فسمعته یقول: لا یزال هذا الدین عزیزاً منیعاً الی اثنی عشر خلیفة، فقال کلمة صمنیها الناس، فقلت لأبی: ما قال؟ فقال: کلهم من قریش۔

٨۔ صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب الناس تبع لقریش